13

حضرت یعقوب علیہ السلام
حضرت یوسف علیہ السلام

تاریخ انبیاء

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تاریخ انبیاءؑ

جلد۔۱۳

تحریر **حیدر رضا** ولد **ابو جعفر** (مرحوم)

رَبَّنَا اغۡفِرۡ لِیۡ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَوۡمَ یَقُوۡمُ الۡحِسَابُ ﴿۴۱﴾

ترجمہ، اے پروردگار حساب (کتاب) کے دن مجھ کو اور میرے ماں باپ کو
اور مومنوں کی مغفرت کیجیو۔ (سورۃ ابراہیم۔۴۱)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر تمام مرحوم مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہدا، لاوارث مرحومین، میرے تمام آباؤ واجداد اور بالخصوص نیچے دیئے ہوئے ناموں کی روح کو ایصال فرمائیں، شکریہ

ابو جعفر ولد علی محمد

کنیز سیدہ بنت علی سجاد

حسن جعفر ولد ابو جعفر

اشرف علی ولد محمد علی

محمد شبیر ولد غلام اکبر

بلقیس بانو بنت علی محمد

وَاخۡفِضۡ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحۡمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارۡحَمۡهُمَا
كَمَا رَبَّيٰنِىۡ صَغِيۡرًا ﴿۲۴﴾

ترجمہ، اور عجز و نیاز سے ان کے آگے جھکے رہو اور ان کے حق میں دعا کرو کہ اے
پروردگار جیسا انھوں نے مجھے بچپن میں (شفقت سے) پرورش کیا ہے تو بھی ان
(کے حال) پر رحمت فرما۔ (بنی اسرائیل ۲۴)

"شجرِ طیبہ اور شجرِ خبیثہ"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۲۲۔فروری،۲۰۲۴

"صراطِ مُستقیم"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۹۔اپریل،۲۰۲۴

"تاریخ انبیاءؑ"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۴۔جولائی،۲۰۲۰

"حق و باطل کے راستے"

ایڈیشن : اوّل

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر۔۲۰۰۷

"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر۔۲۰۰۹

ایڈیشن : اوّل

سالِ طبع : مارچ۔۲۰۱۰

مطبع : سندھیکا پرنٹرز

انگلش ترجمہ اور ویب ڈیزائن

ترجمہ اور ڈیزائن : عارف رضا۔ہانی رضا۔محمد رضا

ویب سائٹ : https://yk-shia.com/books
https://play.google.com/store/books/author?id=Hyder+Raza

نمبر شمار	عنوان	جلد نمبر
۱	تقریظ	
۲	**انبیاؑء** کی تعداد اور اُن کے **اُوصیاء**	**جلد۔۱**
۳	**صفات و معجزات، صحف انبیاءؑ** اور اُن کی تعداد	**جلد۔۱**
۴	**اُولوالعزم** کے معنی، **انبیائے اُولوالعزم** اور اُن کی تعداد	**جلد۔۱**
۵	**نبی و رُسولؑ** کے معنی اور عصمت انبیاءؑ	**جلد۔۱**
۶	حضرت **آدم** علیہ السّلام اور بی بی **حوّا** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۲**
۷	حضرت **ہابیل** علیہ السّلام اور قابیل کے حالات	**جلد۔۳**
۸	حضرت **شیث** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۴**
۹	حضرت **ادریس** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۵**
۱۰	حضرت **نوح** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۶**
۱۱	حضرت **ہود** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۷**
۱۲	حضرت صالح علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۸**
۱۳	حضرت **ابراہیم** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۹**
۱۴	حضرت **اسمٰعیل و اسحٰق** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۱۰**
۱۵	حضرت **لوطؑ** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۱۱**
۱۶	حضرت **ذوالقرنین** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۱۲**
۱۷	حضرت **یعقوب اور یوسف** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۱۳**
۱۸	حضرت **ایّوب** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۱۴**
۱۹	حضرت **شعیب** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۱۵**
۲۰	حضرت **موسٰی اور ہارون** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۱۶**
۲۱	حضرت **موسٰی اور خضر** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۱۷**
۲۲	حضرت **حزقیل** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۱۸**
۲۳	حضرت **الیاسؑ، الیسعؑ اور الیا** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۱۹**

نمبر شمار	عنوان	جلد نمبر
۲۴	حضرت اسمٰعیل بن حزقیل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۰
۲۵	حضرت ذوالکفل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۱
۲۶	حضرت لقمان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۲
۲۷	حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام اور طالوت وجالوت کے حالات	جلد۔۲۳
۲۸	حضرت داؤد علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۴
۲۹	اصحاب سبت کے حالات	جلد۔۲۵
۳۰	حضرت سلیمان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۶
۳۱	قوم سبا اور اہل ثرثار کے حالات	جلد۔۲۷
۳۲	ہاروت وماروت کے حالات	جلد۔۲۸
۳۲	حنظلہ اور اصحاب رس کے حالات	جلد۔۲۹
۳۳	حضرت شعیا اور حضرت حیقوق علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۰
۳۴	حضرت زکّریا و یحییٰ علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۱
۳۵	حضرت عیسٰےاور بی بی مریم علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۲
۳۶	حضرت ارمیاؑ، دانیالؑ اور عزیر علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۳
۳۷	حضرت یونسؑ بن متی اور انکے پدر بزوگوار علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۴
۳۸	اصحاب کہف ورقیم کے حالات	جلد۔۳۵
۳۹	اصحاب اخدود کے حالات	جلد۔۳۶
۴۰	حضرت جرجیس علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۷
۴۱	حضرت خالد بن سنان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۸
۴۲	حضرت محمد مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے حالات	جلد۔۳۹
۴۳	اُن پیغمبروں کے حالات جن کے ناموں کی تصریح نہیں ہے	جلد۔۴۰
۴۴	بعض بادشاہان زمین کے حالات	جلد۔۴۱
۴۵	بنی اسرائیل اور ان کے علاوہ غیر پیغمبروں کے حالات نادرہ وعجیبہ	جلد۔۴۲

تقریظ

الحمدللہ، پچھلی کتابوں کی طرح جیسے **"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"**، **"حق و باطل کے راستے"**، **"صراطِ مستقیم"** اور **"شجرِ طیبہ شجرِ خبیثہ"** جیسی کامیاب کتابیں تحریر کرنے کے بعد، عوام کی حوصلہ افزائی اور اللہ تعالیٰ کی توفیقات سے ایک اور کاوش **"تاریخ انبیاؑء"** جو کے **"۴۲ جلدوں"** پر مشتمل ہیں حاضر خدمت ہے۔ اس کتاب میں تمام واقعات علامہ محمّد باقر مجلسی علیہ الرحمہ کی کتاب "حیات القلوب" سے لیے گئے ہیں۔ میں نے صرف اتنی کوشش کی ہے کہ انبیاؑء اکرام کی زندگی کے احوال جو کہ قرآن میں بھی بیان ہو چکے ہیں ان کو اور علامہ کی کتاب کے واقعات کو ایک جگہ کیا جائے، ساتھ ہی یہ بھی کوشش کی ہے کہ ان واقعات کو انتہائی مختصر اور آسان لفظوں میں بیان کیا جائے تاکہ اس کتاب سے ہر طبقۂ فکر اور ہر عمر کے لوگ بالخصوص بچے بھی مستفید ہو سکیں اور انبیاؑء کی زندگی سے نصیحت حاصل کر سکیں۔ اگر کسی کو ان واقعے کی مکمل تفصیل یا کسی واقعہ کا حوالہ مقصود ہو، تو علامہ کی کتاب حیات القلوب سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

اس کتاب میں یہ بھی کوشش کی گئی ہے کہ تاریخ انبیاؑء اور ان کے احوال زندگی کو اس طرح بیان کیا جائے کہ ایک عام شخص تمام انبیاؑء کے بارے میں باخوبی جان سکے اور ساتھ ہی یہ بھی جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے منتخب نمائندوں نے اعلیٰ مقام اور فضیلت رکھنے کہ باوجود کس کس طرح کے امتحانات کا سامنا کیا، اور کم و بیش تمام انبیاء نے سخت امتحان دیے اور ان پر صبر کیا۔ اس کتاب سے یہ بھی سبق حاصل کیا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف اپنے نیک بندوں کو ہی امتحانات میں مبتلا کرتا ہے، جب کوئی ان امتحانات پر صبر سے کام لیتا ہے تو کامیابی اس کا مقدر بنتی ہے، اور پھر اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو کامیابی سے نواز کر اعلیٰ مقام پر فائز کرتا ہے۔ انشاءاللہ، یہ کتاب بھی میری پچھلی کتابوں کی طرح آپ کے لیے مفید ثابت ہوگی اور آپ کے علم و یقین میں بھی اضافے کا باعث بنے گی۔ اس کوشش میں اگر میری طرف سے کسی قسم کی کوئی غلطی ہوئی ہو تو میں اپنے اللہ سے معافی کا طلبگار ہوتے ہوئے آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ مجھے ضرور اطلاع کریں، میں آپ کا شکر گزار ہونگا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح راستے پر قائم رکھے اور دین کی صحیح معرفت عطا فرما کر عمل کی توفق فرمائیں، آمین

تحریر: حیدر رضا ولد ابو جعفر (مرحوم)

رابطہ ای میل: hyderraza@yahoo.com

حوالے: قرآن کا اردو ترجمہ یہاں سے لیے گئے ہیں: http://cityislam.com/quran.htm

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَ نَجَّيۡنٰهُ وَلُوۡطًا اِلَى الۡاَرۡضِ الَّتِىۡ بٰرَكۡنَا فِيۡهَا لِلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۷۱﴾ وَوَهَبۡنَا لَهٗۤ اِسۡحٰقَ ؕ وَيَعۡقُوۡبَ
نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلۡنَا صٰلِحِيۡنَ ﴿۷۲﴾ وَ جَعَلۡنٰهُمۡ اَئِمَّةً يَّهۡدُوۡنَ بِاَمۡرِنَا وَ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡهِمۡ فِعۡلَ
الۡخَيۡرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيۡتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوۡا لَنَا عٰبِدِيۡنَ ۚۙ ﴿۷۳﴾ وَلُوۡطًا اٰتَيۡنٰهُ حُكۡمًا وَّعِلۡمًا وَّ
نَجَّيۡنٰهُ مِنَ الۡقَرۡيَةِ الَّتِىۡ كَانَتۡ تَّعۡمَلُ الۡخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَوۡمَ سَوۡءٍ فٰسِقِيۡنَ ۙ ﴿۷۴﴾ وَاَدۡخَلۡنٰهُ فِىۡ
رَحۡمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿۷۵﴾ وَ نُوۡحًا اِذۡ نَادٰى مِنۡ قَبۡلُ فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ فَنَجَّيۡنٰهُ وَاَهۡلَهٗ
مِنَ الۡكَرۡبِ الۡعَظِيۡمِ ۚ ﴿۷۶﴾ وَ نَصَرۡنٰهُ مِنَ الۡقَوۡمِ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَوۡمَ سَوۡءٍ
فَاَغۡرَقۡنٰهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿۷۷﴾ وَدَاوٗدَ وَسُلَيۡمٰنَ اِذۡ يَحۡكُمٰنِ فِى الۡحَـرۡثِ اِذۡ نَفَشَتۡ فِيۡهِ غَنَمُ الۡقَوۡمِ ۚ
وَكُنَّا لِحُكۡمِهِمۡ شٰهِدِيۡنَ ۙ ﴿۷۸﴾ فَفَهَّمۡنٰهَا سُلَيۡمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيۡنَا حُكۡمًا وَّعِلۡمًا ۫ وَّسَخَّرۡنَا مَعَ
دَاوٗدَ الۡجِبَالَ يُسَبِّحۡنَ وَالطَّيۡرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيۡنَ ﴿۷۹﴾ وَعَلَّمۡنٰهُ صَنۡعَةَ لَبُوۡسٍ لَّـكُمۡ لِتُحۡصِنَكُمۡ
مِّنۡۢ بَاۡسِكُمۡ ۚ فَهَلۡ اَنۡتُمۡ شٰكِرُوۡنَ ﴿۸۰﴾ وَلِسُلَيۡمٰنَ الرِّيۡحَ عَاصِفَةً تَجۡرِىۡ بِاَمۡرِهٖۤ اِلَى الۡاَرۡضِ
الَّتِىۡ بٰرَكۡنَا فِيۡهَا ؕ وَكُنَّا بِكُلِّ شَىۡءٍ عٰلِمِيۡنَ ﴿۸۱﴾ وَمِنَ الشَّيٰطِيۡنِ مَنۡ يَّغُوۡصُوۡنَ لَهٗ وَيَعۡمَلُوۡنَ
عَمَلًا دُوۡنَ ذٰ لِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمۡ حٰفِظِيۡنَ ۙ ﴿۸۲﴾ وَاَيُّوۡبَ اِذۡ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّىۡ مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَاَنۡتَ اَرۡحَمُ
الرّٰحِمِيۡنَ ۚۖ ﴿۸۳﴾ فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ فَكَشَفۡنَا مَا بِهٖ مِنۡ ضُرٍّ وَّاٰتَيۡنٰهُ اَهۡلَهٗ وَمِثۡلَهُمۡ مَّعَهُمۡ رَحۡمَةً مِّنۡ
عِنۡدِنَا وَذِكۡرٰى لِلۡعٰبِدِيۡنَ ﴿۸۴﴾ وَاِسۡمٰعِيۡلَ وَاِدۡرِيۡسَ وَذَا الۡكِفۡلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيۡنَ ۚۖ ﴿۸۵﴾ وَ
اَدۡخَلۡنٰهُمۡ فِىۡ رَحۡمَتِنَا ؕ اِنَّهُمۡ مِّنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿۸۶﴾ وَذَا النُّوۡنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنۡ لَّنۡ
نَّقۡدِرَ عَلَيۡهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنۡ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنۡتَ سُبۡحٰنَكَ ۖ اِنِّىۡ كُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِيۡنَ ۚۖ ﴿۸۷﴾
فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيۡنٰهُ مِنَ الۡغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُـنۡجِى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۸۸﴾ وَزَكَرِيَّاۤ اِذۡ نَادٰى رَبَّهٗ
رَبِّ لَا تَذَرۡنِىۡ فَرۡدًا وَّاَنۡتَ خَيۡرُ الۡوٰرِثِيۡنَ ۚۖ ﴿۸۹﴾ فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ ۫ وَوَهَبۡنَا لَهٗ يَحۡيٰى وَاَصۡلَحۡنَا لَهٗ
زَوۡجَهٗ ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا يُسٰرِعُوۡنَ فِى الۡخَيۡرٰتِ وَيَدۡعُوۡنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوۡا لَنَا خٰشِعِيۡنَ ﴿۹۰﴾
وَالَّتِىۡۤ اَحۡصَنَتۡ فَرۡجَهَا فَنَفَخۡنَا فِيۡهَا مِنۡ رُّوۡحِنَا وَجَعَلۡنٰهَا وَابۡنَهَاۤ اٰيَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۹۱﴾ اِنَّ هٰذِهٖۤ
اُمَّتُكُمۡ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡنِ ﴿۹۲﴾

ترجمہ، شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اور ابراہیم اور لوط کو اس سرزمین کی طرف بچا نکالا جس میں ہم نے اہل عالم کے لئے برکت رکھی تھی ﴿۷۱﴾ اور ہم
نے ابراہیم کو اسحٰق عطا کئے۔ اور مستزاد برآں یعقوب۔ اور سب کو نیک بخت کیا ﴿۷۲﴾ اور ان کو پیشوا بنایا کہ ہمارے
حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ان کو نیک کام کرنے اور نماز پڑھنے اور زکوٰة دینے کا حکم بھیجا۔ اور وہ ہماری عبادت کیا
کرتے تھے ﴿۷۳﴾ اور لوط جب ان کو ہم نے حکم (یعنی حکمت ونبوت) اور علم بخشا اور اس بستی سے جہاں کے لوگ
گندے کام کیا کرتے تھے۔ بچا نکالا۔ بے شک وہ برے اور بدکردار لوگ تھے ﴿۷۴﴾ اور انہیں اپنی رحمت کے (محل
میں) داخل کیا۔ کچھ شک نہیں کہ وہ نیک بختوں میں تھے ﴿۷۵﴾ اور نوح جب (اس سے) پیشتر انہوں نے ہم کو پکارا
تو ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کو اور ان کے ساتھیوں کو بڑی گھبراہٹ سے نجات دی ﴿۷۶﴾ اور جو لوگ
ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے ان پر نصرت بخشی۔ وہ بے شک برے لوگ تھے سو ہم نے ان سب کو غرق کردیا
﴿۷۷﴾ اور داؤد اور سلیمان جب وہ ایک کھیتی کا مقدمہ فیصلہ کرنے لگے جس میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات کو چر گئی
(اور اسے روند گئی) تھیں اور ہم ان کے فیصلے کے وقت موجود تھے ﴿۷۸﴾ تو ہم نے فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا۔ اور ہم
نے دونوں کو حکم (یعنی حکمت ونبوت) اور علم بخشا تھا۔ اور ہم نے پہاڑوں کو داؤد کا مسخر کردیا تھا کہ ان کے ساتھ تسبیح
کرتے تھے اور جانوروں کو بھی (مسخر کردیا تھا اور ہم ہی ایسا) کرنے والے تھے ﴿۷۹﴾ اور ہم نے تمہارے لئے ان کو
ایک (طرح) کا لباس بنانا بھی سکھا دیا تاکہ تم کو لڑائی (کے ضرر) سے بچائے۔ پس تم کو شکرگزار ہونا چاہیئے ﴿۸۰﴾ اور
ہم نے تیز ہوا سلیمان کے تابع (فرمان) کردی تھی جو ان کے حکم سے اس ملک میں چلتی تھی جس میں ہم نے برکت
دی تھی (یعنی شام) اور ہم ہر چیز سے خبردار ہیں ﴿۸۱﴾ اور دیوؤں (کی جماعت کو بھی ان کے تابع کردیا تھا کہ ان) میں
سے بعض ان کے لئے غوطے مارتے تھے اور اس کے سوا اور کام بھی کرتے تھے اور ہم ان کے نگہبان تھے ﴿۸۲﴾ اور
ایوب کو جب انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ مجھے ایذا ہو رہی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے
﴿۸۳﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کرلی اور جو ان کو تکلیف تھی وہ دور کردی اور ان کو بال بچے بھی عطا فرمائے اور اپنی
مہربانی کے ساتھ اتنے ہی اور (بخشے) اور عبادت کرنے والوں کے لئے (یہ) نصیحت ہے ﴿۸۴﴾ اور اسمٰعیل اور
ادریس اور ذوالکفل یہ سب صبر کرنے والے تھے ﴿۸۵﴾ اور ہم نے ان کو اپنی رحمت میں داخل کیا۔ بلاشبہ وہ نیکوکار
تھے ﴿۸۶﴾ اور ذوالنون جب وہ (اپنی قوم سے ناراض ہو کر) غصے کی حالت میں چل دیئے اور خیال کیا کہ ہم ان پر
قابو نہیں پاسکیں گے۔ آخر اندھیرے میں پکارنے لگے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے (اور) بے شک میں
قصوروار ہوں ﴿۸۷﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کرلی اور ان کو غم سے نجات بخشی۔ اور ایمان والوں کو ہم اسی طرح
نجات دیا کرتے ہیں ﴿۸۸﴾ اور زکریا جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ پروردگار مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب
سے بہتر وارث ہے ﴿۸۹﴾ تو ہم نے ان کی پکار سن لی۔ اور ان کو یحییٰ بخشے اور ان کی بیوی کو اُن کے (حسن معاشرت
کے) قابل بنادیا۔ یہ لوگ لپک لپک کر نیکیاں کرتے اور ہمیں امید سے پکارتے اور ہمارے آگے عاجزی کیا کرتے تھے
﴿۹۰﴾ اور ان (مریم) کو جنہوں نے اپنی عفت کو محفوظ رکھا۔ تو ہم نے ان میں اپنی روح پھونک دی اور ان کے بیٹے کو
اہل عالم کے لئے نشانی بنادیا ﴿۹۱﴾ یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں تو میری ہی
عبادت کیا کرو ﴿۹۲﴾

حضرت یعقوب اور یوسف علیہ السّلام کے حالات

حضرت یعقوبؑ اور عیص جڑواں پیدا ہوئے تھے لیکن پہلے عیص پیدا ہوئے تھے اور بعد میں یعقوبؑ اور وہ اسحٰقؑ کے فرزند تھے اور وُہ ابراہیمؑ خلیل خدا کے بیٹے تھے، اسی سبب سے ان کا نام یعقوبؑ رکھا گیا کیونکہ عیص کے عقب میں پیدا ہوئے۔ یعقوبؑ کو اسرائیل اللہ کہتے تھے یعنی خدا کے لئے خالص یا خدا کے برگزیدہ یا صرف برگزیدہ اور اسرا کے معنی بندہ کے ہیں اور ایل خدا کا نام ہے۔ دوسری روایت کی بنا یعقوبؑ بیت المقدس کی خدمت کرتے تھے اور بیت المقدس میں جو سب سے پہلے داخل ہوتا تھا اور سب کے بعد نکلتا تھا وہ آنحضرت ہی تھے۔ وہ بیت المقدس کی قندیلیں روشن کر دیتے تھے اور جب صبح کو جا کر دیکھتے تھے تو قندیلوں کو بجھی ہوئی پاتے اس لئے ایک رات تاک میں بیٹھے ناگاہ دیکھا کہ ایک جن قندیلوں کو خاموش کر رہا ہے۔ حضرتؑ نے اس کو پکڑا اور بیت المقدس کے ایک ستون سے باندھ دیا۔ جب صبح ہوئی تو لوگوں نے دیکھا کہ یعقوبؑ نے اس جن کو قید کر رکھا ہے وہ مسجد کے ستون سے بندھا ہوا ہے اس کا نام ایل تھا اسی سبب سے ان کو اسرائیل کہنے لگے اور اسرا کے معنی قوّت یعنی قوّت خدا۔ یعقوبؑ ہر روز ایک گوسفند ذبح کر کے اس میں سے کچھ تصّدق بھی کرتے سائل کو دیتے اور بقیہ حصّہ میں سے خود کھاتے اور اپنے اہل و عیال کو کھلاتے تھے۔ ایک مرتبہ شب جمعہ افطار کے وقت ایک مسافر مومن غریب روزہ دار سائل جس کی منزلت خدا کے نزدیک بہت عظیم تھی۔ ان کے دروازہ پر آیا اور آوازی کہ اپنے کھانے میں سے غریب مسافر بھوکے سائل کو کھانا کھلاؤ۔ یُوں ہی کئی بار سوال کیا ان لوگوں نے سُنا لیکن اس کے حق کو نہ پہچانا (علما کہتے ہیں کہ شاید یعقوبؑ کے کانوں تک اس کی آواز نہیں

ترجمہ، اور ہم نے ان کو اسحاق اور یعقوب بخشے۔ (اور) سب کو ہدایت دی۔ اور پہلے نوح کو بھی ہدایت دی تھی اور ان کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو بھی۔ اور ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی بدلا دیا کرتے ہیں ﴿۸۴﴾ سورۃ الأنعام

پہنچی اور ان کے باقی گھر والوں نے سائل کی آواز پر توجہ نہ کی ہو، ورنہ نبی کی شان سے یہ بعید ہے کہ سائل کو محروم واپس کردے) اور اس کی بات کو باور نہ کیا آخر وہ مایوس ہُوا اور رات کی تاریکی نے اس کو گھیر لیا وہ "اناللہ وانا الیہ راجعون" کہتا اور روتا ہُوا واپس چلا گیا اور بھوکا سو گیا دُوسرے روز بھی بھوکا تھا لیکن صبر کیا اور خدا کی حمد بجالایا۔ یعقوبؑ اور ان کے اہل وعیال رات کو سیر ہو کر سوئے صبح کو ان کے پاس رات کا کھانا بچا ہوا تھا۔ حق تعالیٰ نے اس صبح کو یعقوبؑ پر وحی کی کہ تم نے میرے بندہ کو اس درجہ ذلیل کیا کہ اس کے سبب سے اپنی جانب میرے غضب کا رُخ پھیر لیا اور میرے عذاب کے سزاوار ہُوئے لہذا میری جانب سے اپنے اور اپنے اہل وعیال پر ابتلا کے منتظر رہو اے یعقوبؑ میرے نزدیک پیغمبروں میں سب سے زیادہ محبوب اور سب سے زیادہ گرامی وہ ہے جو میرے مسکین اور عاجز بندوں پر رحم کرے اور ان کو اپنے قرب میں جگہ دے ان کو کھانا کھلائے ان کی اُمید گاہ اور جائے پناہ ہو اے یعقوبؑ تم نے کیوں رحم نہ کیا میرے غریب بندہ پر جو میری عبادت میں کوشش کرنے والا اور دُنیا کی قلیل مگر حلال چیزوں پر قناعت کرنے والا ہے شب گذشتہ جس وقت کہ تمہارے دروازہ پر وہ گذرا اپنے افطار کے وقت تمہارے گھر میں آواز دی کہ راہ گیر غریب اور قانع سائل کو کھانا کھلاؤ اور تم لوگوں نے اس کو کچھ نہ دیا اس نے اپنے حال کی مجھ سے شکایت کی اور بھوکا سورہا اور میری حمد بجالایا پھر دُوسرے روز روزہ رکھا اے یعقوبؑ تم اور تمہارے فرزند سیر ہو کر سورہے اور صبح تمہارے پاس کھانا بچا ہوا تھا۔ اے یعقوبؑ شاید تم نہیں جانتے کہ میری عقوبت اور بلا بہ نسبت میرے دشمنوں کے میرے دوستوں کو بہت جلد پہنچتی ہے۔ اور یہ میرا لطف واحسان ہے میرے دوستوں کے لئے اور استدراج اور امتحان ہے دشمنوں کے واسطے اپنے عزت کی قسم کھاتا ہوں کہ تم پر بلا نازل کروں گا۔ اور تمہارے

ترجمہ، اور جب ابراہیم ان لوگوں سے اور جن کی وہ خدا کے سوا پرستش کرتے تھے اُن سے الگ ہو گئے تو ہم نے ان کو اسحاق اور (اسحاق کو) یعقوب بخشے۔ اور سب کو پیغمبر بنایا ﴿۴۹﴾ اور ان کو اپنی رحمت سے (بہت سی چیزیں) عنایت کیں۔ اور ان کا ذکر جمیل بلند کیا ﴿۵۰﴾ سورۃ مریم

فرزندوں کو تیر ہائے مصائب کا نشانہ بناؤنگا۔ اور تم کو اپنی طرف سے آزار و مصیبت میں گرفتار کروں گا۔ للٰہذا میری بلاؤں کے لئے تیار رہو اور میرے حکم پر راضی رہو اور میری جانب سے مصیبتوں پر صبر کرو۔ روایت کے مطابق یعقوبؑ کے پندرہ بیٹے تھے جن میں یوسفؑ اور بنیامین ایک ماں سے تھے اور جب بنیامین کو یوسفؑ نے قید کر لیا تھا تو یعقوبؑ نے خدا کی بارگاہ میں دعا کی اور کہا خداوندا کیا مجھ پر تو رحم نہ کرے گا۔ میری دونوں آنکھیں اور دونوں فرزند کو تو نے لے لیا۔ خدا نے ان پر وحی کی کہ اگر ان کو میں نے مار ڈالا ہوگا تو یقیناً زندہ کر دوں گا اور ان کو تم سے ملا دوں گا۔ لیکن کیا تم کو وہ گوسفند یاد نہیں آتا ہے جس کو تم نے ذبح کر کے بریاں کیا اور کھایا اور فلاں شخص تمہارے مکان کے پہلو میں روزدار تھا تم نے اس کو کچھ نہ دیا۔ اس کے بعد یعقوبؑ ہر روز صبح کو حکم دیتے تھے کہ ایک فرسخ تک ندا کریں کہ جو شخص ناشتہ کرنا چاہے۔ آل یعقوبؑ کے پاس آئے اور ہر شام کو پکارتے تھے کہ جو شخص بعام چاہتا ہو آل یعقوبؑ کے پاس آئے۔

الغرض اسی شب کو یوسفؑ نے خواب دیکھا جس رات یعقوبؑ اور آل یعقوبؑ سیر ہو کر سوئے اور سائل بھوکا سویا اور یوسفؑ نے خواب کو اپنے پدر یعقوبؑ سے بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گیارہ ستاروں اور آفتاب و ماہتاب نے مجھے سجدہ کیا۔ روایت کے مطابق جو ستارے انہوں نے دیکھیں تھے وہ ۱) طارق، ۲) حوبان، ۳) ذیال، ۴) ذوالکتفین، ۵) وماب، ۶) قابس، ۷) عمودان، ۸) فیلق، ۹) مصبیح، ۱۰) صوع اور ۱۱) ضروغ تھے جس کی تعبیر یہ کی گئی ہے کہ وہ بادشاہ مصر ہوں گے اور ان کے باپ ماں اور بھائی ان کے پاس جائیں گے، آفتاب سے مراد یوسفؑ کی ماں تھیں جن کا نام راحیل تھا اور ماہتاب یعقوبؑ تھے اور گیارہ ستارے ان کے بھائی

ترجمہ، یہ وہ لوگ ہیں جن پر خدا نے اپنے پیغمبروں میں سے فضل کیا۔ (یعنی) اولاد آدم میں سے اور ان لوگوں میں سے جن کو نوح کے ساتھ (کشتی میں) سوار کیا اور ابراہیم اور یعقوب کی اولاد میں سے اور ان لوگوں میں سے جن کو ہم نے ہدایت دی اور برگزیدہ کیا۔ جب ان کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی تھیں تو سجدے میں گر پڑتے اور روتے رہتے تھے ﴿۵۸﴾ سورۃ مریم

تھے، جب یہ لوگ ان کے پاس پہنچے اور یوسفؑ کو زندہ دیکھا تو خدا کے لئے سجدہ شکر کیا تھا۔ جب یعقوبؑ نے یوسفؑ سے ان کا خواب سُنا جو کچھ ان کو وحی ہو چکی تھی کہ بلا پر مستعد رہنا اس بناء پر یوسفؑ سے کہا کہ اپنے اس خواب کو اپنے بھائیوں سے بیان نہ کرنا کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ تم کو مصیبت میں مبتلا کرنے لئے کوئی مکروفریب نہ کریں۔ کیونکہ شیطان انسان کا دشمن ہے اور دشمنی ظاہر کرنے والا ہے۔ پھر فرمایا جیسا کہ تم نے یہ خواب دیکھا ہے اس سے امید ہے کہ تمہارا پروردگار تم کو برگزیدہ فرمائے گا۔ اور احادیث کی تاویل کی تعلیم یعنی خوابوں کی تعبیر یا اس سے زیادہ عام باتیں اور تمام علوم الٰہی اور اپنی نعمت یعنی پیغمبری تم پر تمام کرے گا۔ جس طرح کہ تمہارے دو پدر ابراہیمؑ و اسحٰقؑ پر تم سے پہلے تمام کرچکا ہے۔ یہ تحقیق کہ تمہارا پروردگار دانا اور حکیم ہے یوسفؑ حسن و جمال میں اپنے تمام ہمعصروں سے زیادہ تھے اور یعقوبؑ اُن کو بہت دوست رکھتے تھے۔ غرض یوسفؑ نے اس نصیحت پر عمل نہ کیا اور اپنے خواب کو اپنے بھائیوں سے بیان کردیا۔ بس جو بلا یعقوبؑ اور آل یعقوبؑ پر نازل ہُوئی وہ یوسفؑ کے بارے میں ان کے بھائیوں کا حسد تھا۔ اس خواب کے سبب سے جوان لوگوں نے یوسفؑ سے سُنا تھا اور یعقوبؑ کی رقت یوسفؑ کے لئے زیادہ ہُوئی وُہ ڈرے کہ جو وحی ان کو کی گئی ہے کہ بلا کے لئے تیار رہنا وُہ یوسفؑ کے باب میں ہوگی اور ان کی محبت دُوسرے فرزندوں کی بہ نسبت زیادہ تھی۔ جب

ترجمہ، جب یوسف نے اپنے والد سے کہا کہ ابا میں نے (خواب میں) گیارہ ستاروں اور سورج اور چاند کو دیکھا ہے۔ دیکھتا (کیا) ہوں کہ وہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں ﴿٤﴾ انہوں نے کہا کہ بیٹا اپنے خواب کا ذکر اپنے بھائیوں سے نہ کرنا نہیں تو وہ تمہارے حق میں کوئی فریب کی چال چلیں گے۔ کچھ شک نہیں کہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے ﴿٥﴾ اور اسی طرح خدا تمہیں برگزیدہ (وممتاز) کرے گا اور (خواب کی) باتوں کی تعبیر کا علم سکھائے گا۔ اور جس طرح اس نے اپنی نعمت پہلے تمہارے دادا، پردادا ابراہیم اور اسحاق پر پوری کی تھی اسی طرح تم پر اور اولاد یعقوب پر پوری کرے گا۔ بے شک تمہارا پروردگار (سب کچھ) جاننے والا (اور) حکمت والا ہے ﴿٦﴾ ہاں یوسف اور ان کے بھائیوں (کے قصے) میں پوچھنے والوں کے لیے (بہت سی) نشانیاں ہیں ﴿٧﴾ (بقیہ اگلے صفحے پر)

برادران یوسفؑ نے دیکھا کہ وہ یوسفؑ پر ان لوگوں سے زیادہ مہربان ہیں اور ان کو زیادہ عزیز رکھتے ہیں اور ان لوگوں پر ترجیح دیتے ہیں تو ان پر بہت گراں گذرا، اور آپس میں مشورہ کیا کہ ہمارے باپ کو یوسفؑ اور ان کا بھائی ہم سے زیادہ محبُوب ہیں حالانکہ ہم زیادہ قوی اور تنومند ہیں اور باپ کی خدمت کرتے ہیں اور وہ دونوں بچے ہیں وہ ان کا کوئی کام بھی نہیں کرتے۔ یقیناً اس بارے میں ہمارے باپ کھلی ہوئی غلطی پر ہیں۔ یوسفؑ کو مار ڈالو یا ایسی زمین پر چھوڑ آؤ جو آبادی سے دُور ہو تاکہ پدر بزرگوار کا روئے التفات ہم سب کی طرف رہے۔ یعنی ان کی شفقت ہم سے مخصوص ہو جائے اور پھر وُہ کسی دُوسری طرف رُخ نہ کریں پھر اس کے بعد ہم سب نیک اور صالح بن جائیں گے اور توبہ کرلیں گے یہ مشورہ کرکے وُہ لوگ اُسی وقت اپنے باپ کی خدمت میں آئے اور کہا اے پدر کیوں ہم لوگوں کے ساتھ یوسفؑ کو نہیں بھیجتے اور اس کے بارے میں ہم کو امین کیوں نہیں سمجھتے۔ حالانکہ ہم ان کے ناصح اور خیر خواہ ہیں۔ ان کو کل ہمارے ساتھ بھیج دیجئے تاکہ وُہ (جنگل کے) میوے کھائیں اور کھیلیں یقیناً ہم لوگ اس کی حفاظت کرنے والے ہیں اس سے کہ کوئی ضرر اس کو پہنچے۔ یعقوبؑ نے فرمایا کہ بے شک اس کا میری نگاہوں سے علیٰحدہ ہونا میرے صدمہ کا سبب ہوتا ہے میں اس کی مفارقت کی تاب نہیں رکھتا میں ڈرتا ہوں کہ کہیں ان کو بھیڑیا نہ کھا جائے اور تم اس سے غافل رہو۔ ان لوگوں نے کہا کہ اگر بھیڑیا اس کو کھا جائے اور ہماری

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، جب انہوں نے (آپس میں) تذکرہ کیا کہ یوسف اور اس کا بھائی ابا کو ہم سے زیادہ پیارے ہیں حالانکہ ہم جماعت (کی جماعت) ہیں۔ کچھ شک نہیں کہ ابا صریح غلطی پر ہیں ﴿۸﴾ تو یوسف کو (یا تو جان سے) مار ڈالو یا کسی ملک میں پھینک آؤ۔ پھر ابا کی توجہ صرف تمہاری طرف ہو جائے گی۔ اور اس کے بعد تم اچھی حالت میں ہو جاؤ گے ﴿۹﴾ ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا کہ یوسف کو جان سے نہ مارو کسی گہرے کنویں میں ڈال دو کہ کوئی راہگیر نکال (کر اور ملک میں) لے جائے گا۔ اگر تم کو کرنا ہے (تو یوں کرو) ﴿۱۰﴾ (یہ مشورہ کرکے وہ یعقوب سے) کہنے لگے کہ اباجان کیا سبب ہے کہ آپ یوسف کے بارے میں ہمارا اعتبار نہیں کرتے حالانکہ ہم اس کے خیر خواہ ہیں ﴿۱۱﴾ کل اسے ہمارے ساتھ بھیج دیجئے کہ خوب (بقیہ اگلے صفحے پر)

جماعت اس کے ہمراہ ہے تو یقیناً ہم نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہوں گے۔ غرض کہ یعقوبؑ عذر کرتے تھے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ خدا کی جانب سے وُہ بلا یوسفؑ سے متعلق ہو چونکہ اُن کو ہر ایک سے بہت زیادہ دوست رکھتے تھے آخر خدا کی قدرت اس کی قضا اور اس کا حکم جاری ہوا اور یعقوبؑ یوسفؑ اور ان کے بھائیوں کے باب میں غالب آیا اور حضرت یعقوبؑ اپنی ذات سے اور یوسفؑ سے بلا کو رد نہ کر سکے۔ غرضیکہ یوسفؑ کو ان کے بھائیوں کے حوالہ کیا باوجود کہ کراہت رکھتے تھے اور یوسفؑ کے بارے میں خدا کی جانب سے بلا کے منتظر ہُوئے۔ جب وُہ لوگ یوسفؑ کو مکان سے لے چلے۔ یعقوبؑ بیتاب ہو کر ان کے پیچھے تیزی سے دوڑتے ہُوتے پہنچے اور یوسفؑ کو ان سے لے لیا اور ان کی گردن میں باہیں ڈال کر روئے پھر ان کو دے دیا۔ اور واپس آئے ادھر وُہ لوگ روانہ ہوئے اور تیزی کے ساتھ یوسفؑ کو لے چلے تا کہ ایسا نہ ہو کہ پھر یعقوبؑ آکر ان سے لے لیں اور واپس نہ دیں۔ وُہ لوگ ان کو بہت دُور ایک جنگل میں لے گئے اور مشورہ کیا کہ یوسفؑ کو مار کر درخت کے نیچے ڈال دیں رات کو بھیڑیا کھا جائیگا۔ ان میں سب سے بڑے بھائی (لاوی) نے جو ان میں موجود تھے، کہا کہ اگر یہی منظور ہے کہ یوسفؑ کو باپ سے جُدا کر دیا جائے تو میری بات اگر مانو تو اس کو قتل نہ کرو بلکہ ان کو قعر چاہ میں ڈال دو تا کہ کسی قافلہ کے لوگ نکال لے جائیں یہ مشورہ کر کے یوسفؑ کو کنوئیں پر لے گئے اور کہا کہ اپنے کپڑے اتار دو، یوسفؑ رونے

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، میوے کھائے اور کھیلے کودے۔ ہم اس کے نگہبان ہیں ﴿۱۲﴾ انہوں نے کہا کہ یہ امر مجھے غمناک کئے دیتا ہے کہ تم اسے لے جاؤ (یعنی وہ مجھ سے جدا ہو جائے) اور مجھے یہ خوف بھی ہے کہ تم (کھیل میں) اس سے غافل ہو جاؤ اور اسے بھیڑیا کھا جائے ﴿۱۳﴾ وہ کہنے لگے کہ اگر ہماری موجودگی میں کہ ہم ایک طاقتور جماعت ہیں، اسے بھیڑیا کھا گیا تو ہم بڑے نقصان میں پڑ گئے ﴿۱۴﴾ غرض جب وہ اس کو لے گئے اور اس بات پر اتفاق کر لیا کہ اس کو گہرے کنویں میں ڈال دیں۔ تو ہم نے یوسف کی طرف وحی بھیجی کہ (ایک وقت ایسا آئے گا کہ) تم ان کے اس سلوک سے آگاہ کرو گے اور ان کو (اس وحی کی) کچھ خبر نہ ہو گی ﴿۱۵﴾ (یہ حرکت کر کے) وہ رات کے وقت باپ کے پاس روتے ہوئے آئے ﴿۱۶﴾ (اور) کہنے لگے کہ ابا (بقیہ اگلے صفحے پر)

لگے اور کہا اے میرے بھائیوں مجھے برہنہ نہ کرو۔ ان لوگوں میں سے ایک نے چاقو نکال لیا اور کہا اگر کپڑے نہیں اتارو گے تو تم کو مار ڈالوں گا۔ چنانچہ یُوسف ؑ کا لباس اتارا اور ان کنویں میں ڈال دیا ،ان کا خیال تھا کہ یوسف ؑ غرق ہو جائیں گے۔ جب وُہ کنوئیں کی تہہ میں پہنچے تو اپنے پروردگار سے مناجات کی اور کہا اے ابراہیم ؑ و اسحٰق ؑ اور یعقوب ؑ کے خدا میری کمزوری اور بے بسی اور خورد سالی پر رحم کر، پھر جبرئیل ؑ کنویں میں نازل ہُوئے اور کہا کہ خدا فرماتا ہے کہ ہم تم کو جلالت کے ساتھ عزیز مصر بنائیں گے اور تمہارے بھائیوں کو تمہارا محتاج کریں گے تا کہ وہ تمہارے پاس آویں اور تم ان کو اس برتاؤ کی خبر دو جو آج تمہارے ساتھ ان لوگوں نے کیا ہے اور وہ تم کو نہ پہچانیں گے کہ تم یوسف ؑ ہو۔ یوسف ؑ نے اپنے بھائیوں کو آواز دی کہ اے فرزندان روبین میرا اسلام میرے پدر کی خدمت میں پہنچا دینا جب ان کی آواز سنُی ایک نے دُوسرے سے کہا کہ اس جگہ سے حرکت نہ کرو جب تک کہ معلوم نہ ہو جائے کہ وُہ مر گیا۔ آخر وُہ وہاں شام تک ٹھہرے اور انہوں نے ایک بکری کے بچے کو ذبح کر کے ان کے کپڑے کو اس کے خون میں آلودہ کیا تو لاوی نے ان سے کہا، بھائیوں ہم یعقوب ؑ اسرائیل خدا ابن اسحٰق ؑ پیغمبر خدا پسر ابراہیم ؑ خلیل خدا کے فرزند ہیں۔ کیا تم لوگ گمان کرتے ہو کہ خدا اس خبر کو ہمارے باپ سے پوشیدہ رکھے گا ان لوگوں نے کہا کہ پھر کیا تدبیر کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا آؤ غسل کر کے نماز جماعت ادا کریں اور خدا سے تضرع وزاری

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، جان ہم تو دوڑنے اور ایک دوسرے سے آگے نکلنے میں مصروف ہو گئے اور یوسف کو اپنے اسباب کے پاس چھوڑ گئے تو اسے بھیڑیا کھا گیا۔ اور آپ ہماری بات کو گو ہم سچ ہی کہتے ہوں باور نہیں کریں گے ﴿۱۷﴾ اور ان کے کرتے پر جھوٹ موٹ کا لہو بھی لگا لائے۔ یعقوب نے کہا (کہ حقیقت حال یوں نہیں ہے) بلکہ تم اپنے دل سے (یہ) بات بنالائے ہو۔ اچھا صبر (کہ وہی) خوب (ہے) اور جو تم بیان کرتے ہو اس کے بارے میں خدا ہی سے مدد مطلوب ہے ﴿۱۸﴾ (اب خدا کی شان دیکھو کہ اس کنویں کے قریب) ایک قافلہ آوارد ہوا اور انہوں نے (پانی کے لیے) اپنا سقا بھیجا۔ اس نے کنویں میں ڈول لٹکایا (تو یوسف اس سے لٹک گئے) وہ بولا زہے قسمت یہ تو (نہایت حسین) لڑکا ہے۔ اور اس کو قیمتی سرمایہ سمجھ کر چھپا لیا اور جو کچھ وہ (بقیہ اگلے صفحے پر)

کریں کہ اس خبر کو ہمارے باپ سے پوشیدہ رکھے یقیناً خدا بخشنے والا مہربان ہے۔ پس وہ اٹھے اور غسل کیا۔ ابراہیمؑ و یعقوبؑ کی سنّت یہ تھی کہ جب تک گیارہ افراد جمع نہ ہوں نماز جماعت نہیں ہوسکتی تھی اور وہ دس ہی آدمی تھے ان لوگوں نے کہا اب کیا کریں، امام جماعت نہیں ہے، لاوی نے کہا ہم خدا کو اپنا امام قرار دیتے ہیں۔ غرضیکہ نماز ادا کی اور بارگاہ خدا میں گریہ وزاری کی کہ اس خبر کو ان کے پدر سے پوشیدہ رکھے پھر رات کو سونے کے وقت روتے ہُوئے باپ کی خدمت میں واپس آئے اور یوسفؑ کے خون آلود پیراہن کو دکھا کر کہا کہ بابا جان ہم لوگ یوسفؑ کو لے کر گئے اس کو اپنے سامان کے پاس چھوڑ دیا اور خود ادھر ادھر دوڑنے اور تیر اندازی کرنے لگے اتنے میں بھیڑیا آکر اس کو کھا گیا لیکن آپ کو ہماری بات کا اعتبار نہ ہوگا گو کہ ہم راست گو ہیں۔ یعقوبؑ نے فرمایا کہ تمہارے لئے تمہارے نفسوں نے کسی امر کی زینت دی ہے لہٰذا میں صبر جمیل کرتا ہوں اور خدا سے مدّد طلب کرتا ہوں کہ مجھے صبر عطا فرمائے اس پر کہ جو کچھ تم یوسفؑ کے بارے میں کہتے ہو۔ یعقوبؑ نے پُوچھا کہ اس بھیڑیئے کا غضب یوسفؑ پر کس قدر شدید تھا اور کس قدر مہربان اس کے کپڑوں پر کہ یوسفؑ کو کھالیا اور اس کے کپڑوں کو پھاڑا تک نہیں۔ یعقوبؑ نے کہا "انّاللہ و انا الیہ راجعون" اور روئے اور سمجھ گئے کہ یہ وہی امتحان و ابتلا ہے۔ جسکی خبر بذریعہ وحی خدا نے دیدی تھی کہ بلا پر تیار رہو لہٰذا صبر کیا اور مصیبت پر آمادہ ہوگئے اور ان لوگوں

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، کرتے تھے خدا کو سب معلوم تھا ﴿۱۹﴾ اور اس کو تھوڑی سی قیمت (یعنی) معدودے چند درہموں پر بیچ ڈالا۔ اور انہیں ان (کے بارے) میں کچھ لالچ نہ تھا ﴿۲۰﴾ اور مصر میں جس شخص نے اس کو خریدا اس نے اپنی بیوی سے (جس کا نام زلیخا تھا) کہا کہ اس کو عزت واکرام سے رکھو عجب نہیں کہ یہ ہمیں فائدہ دے یا ہم اسے بیٹا بنالیں۔ اس طرح ہم نے یوسف کو سرزمین (مصر) میں جگہ دی اور غرض یہ تھی کہ ہم ان کو (خواب کی) باتوں کی تعبیر سکھائیں اور خدا اپنے کام پر غالب ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ﴿۲۱﴾ اور جب وہ اپنی جوانی کو پہنچے تو ہم نے ان کو دانائی اور علم بخشا۔ اور نیکوکاروں کو ہم اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں ﴿۲۲﴾ تو جس عورت کے گھر میں وہ رہتے تھے اس نے ان کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا اور دروازے (بقیہ اگلے صفحے پر)

سے فرمایا کہ خدا کبھی یوسفؑ کا گوشت بھیڑیئے کو کھانے کے لئے نہ دے گا۔ قبل اس کے کہ میں اس سچّے خواب کی تعبیر مشاہدہ نہ کرلوں جو یوسفؑ نے دیکھا تھا۔ یعقوبؑ نے اپنے اوپر اونٹ کا گوشت حرام کرلیا تھا اسی کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ جب وہ اونٹ کا گوشت کھاتے تھے تو ان کے جسم کے نیچے کے حصّے میں زیادہ درد ہونے لگتا تھا، اس کے علاوہ فرزندان یعقوبؑ کے لئے تمام کھانے حلال تھے سوائے اس کے جو کچھ یعقوبؑ نے اپنے اوپر حرام کرلیا تھا۔

دوسرے دن جب صبح ہوئی تو بھائیوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ آؤ چل کر دیکھیں کہ یوسفؑ کس حال میں ہیں آیا مر گئے یا زندہ ہیں جب کنویں پر پہنچے تو راہگیروں کی ایک جماعت کو دیکھا جس نے اس کنویں کے قیام کیا ہوا ہے اور کنویں پر جمع ہیں۔ اس جماعت نے پہلے کسی کو پانی لانے کے لئے کنویں پر بھیجا تھا اُس نے ڈول کنوئیں میں ڈالا تو یوسفؑ اس ڈول سے لپٹ گئے اس نے ڈول اوپر نکالا اس میں ایک نہایت حسین و جمیل لڑکے کو دیکھا۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو آواز دی کہ خوش خبری ہو تم کو کہ یہ طفل کنوئیں سے نکلا ہے۔ اسی وقت یوسفؑ کے بھائی پہنچ گئے اور کہنے لگے کہ یہ ہمارا غلام ہے کل اس کنویں میں گر گیا تھا آج ہم لوگ آئے ہیں کہ اس کو نکالیں یہ کہہ کر یوسفؑ کو ان سے لے لیا اور ایک طرف لے گئے اور کہا اگر تم ہماری غلامی کا اقرار نہ کرو گے تو ہم تم کو مار ڈالیں گے۔ یوسفؑ نے کہا کہ مجھ کو قتل نہ کرو اور جو کچھ چاہو کرو۔ پھر ان کے

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، بند کر کے کہنے لگی (یوسف) جلدی آؤ۔ انہوں نے کہا کہ خدا پناہ میں رکھے (وہ یعنی تمہارے میاں) تو میرے آقا ہیں انہوں نے مجھے اچھی طرح سے رکھا ہے (میں ایسا ظلم نہیں کرسکتا) بے شک ظالم لوگ فلاح نہیں پائیں گے ﴿۲۳﴾ اور اس عورت نے ان کا قصد کیا اور انہوں نے اس کا قصد کیا۔ اگر وہ اپنے پروردگار کی نشانی نہ دیکھتے (تو جو ہوتا ہوتا) یوں اس لیے (کیا گیا) کہ ہم ان سے برائی اور بے حیائی کو روک دیں۔ بے شک وہ ہمارے خالص بندوں میں سے تھے ﴿۲۴﴾ اور دونوں دروازے کی طرف بھاگے (آگے یوسف اور پیچھے زلیخا) اور عورت نے ان کا کرتا پیچھے سے (پکڑ کر جو کھینچا تو) پھاڑ ڈالا اور دونوں کو دروازے کے پاس عورت کا خاوند مل گیا تو عورت بولی کہ جو شخص تمہاری بیوی کے ساتھ برا ارادہ کرے اس کی اس کے (بقیہ اگلے صفحے پر)

بھائی اُن کو قافلہ والوں کے پاس لے گئے اور کہا کہ اس غلام کو ہم سے خرید لو۔ یہ سُن کر ایک شخص جس کا نام مالک بن زعر تھا، نے بیس درہم کے عوض یوسفؑ کو خرید کیا اور اس وقت یوسفؑ کی عمر ساتھ یا نو سال کی تھی لیکن سات سال زیادہ درست ہے۔ یوسفؑ کے بھائی یوسفؑ کے لئے راہ داروں میں سے تھے یعنی ان کی شان سے واقف نہ تھے کہ اس قدر کم قیمت پر فروخت کر دیا اور جس شخص نے ان کو خرید کیا تھا مصر لے گیا جس کا فاصلہ یعقوبؑ کے مکان سے بارہ روز کا تھا۔ جس وقت سے اس شخص نے یوسفؑ کو خریدا تھا وہ اور اس کے ساتھی آنحضرت کی برکت سے اپنے حالات میں بہتری اور اس سفر میں برکت مشاہدہ کرتے تھے۔ بس اس شخص نے یوسفؑ کو لے جا کر وہاں کے بادشاہ کے ہاتھ فروخت کیا جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس شخص نے اپنی بیوی سے کہا جس نے یوسفؑ کو خریدا تھا کہ یوسفؑ کو عزیز رکھنا شاید ہمارے کاموں میں اس سے کچھ مدّد ملے یا یہ کہ ہم اس کو فرزندی میں لے لیں گے۔ ادھر یوسفؑ کے فروخت کرنے کے بعد مالک بن زعر سے وہ برکت زائل ہو گئی اور برابر مالک کا دل یوسفؑ کی طرف مائل تھا اور وہ آثار جلالت و بزرگی ان کی جبین سے مشاہدہ کرتا تھا۔ ایک روز یُوسفؑ سے اس نے کہا کہ مجھ سے اپنا نسب بیان کرو کہا میں یعقوبؑ کا فرزند یُوسفؑ ہوں اور وُہ اسحٰقؑ بن ابراہیمؑ کے بیٹے ہیں۔ یہ سُن کر مالک نے ان کو گود میں لے لیا اور رو کر کہا میرا کوئی فرزند پیدا نہیں ہُوا میں چاہتا ہوں کہ اپنے

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، سوا کیا سزا ہے کہ یا تو قید کیا جائے یا دکھ کا عذاب دیا جائے ﴿۲۵﴾ یوسف نے کہا اسی نے مجھ کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا تھا۔ اس کے قبیلے میں سے ایک فیصلہ کرنے والے نے فیصلہ کیا کہ اگر اس کا کرتا آگے سے پھٹا تو یہ سچی اور یوسف جھوٹا ﴿۲۶﴾ اور اگر کرتا پیچھے سے پھٹا ہو تو یہ جھوٹی اور وہ سچا ہے ﴿۲۷﴾ اور جب اس کا کرتا دیکھا (تو) پیچھے سے پھٹا تھا (تب اس نے زلیخا سے کہا) کہ یہ تمہارا ہی فریب ہے۔ اور کچھ شک نہیں کہ تم عورتوں کے فریب بڑے (بھاری) ہوتے ہیں ﴿۲۸﴾ یوسف اس بات کا خیال نہ کر۔ اور (زلیخا) تو اپنے گناہوں کی بخشش مانگ، بے شک خطا تیری ہے ﴿۲۹﴾ اور شہر میں عورتیں گفتگوئیں کرنے لگیں کہ عزیز کی بیوی اپنے غلام کو اپنی طرف مائل کرنا چاہتی ہے۔ اور اس کی محبت اس کے (بقیہ اگلے صفحے پر

پروردگار سے دُعا کرو کہ مجھے لڑکے کرامت فرمائے اور سب پسر ہوں۔ حضرت یوسفؑ نے دُعا کی تو خدا نے اس کو بارہ مرتبہ فرزند عطا فرمائے اور ہر مرتبہ جوڑواں لڑکے پیدا ہُوئے۔ عزیز نے جب یوسفؑ کا حسن و جمال دیکھا عظمت و جلال کا نور ان کے جبین سے مشاہدہ کیا اور اپنی زوجہ زلیخا سے سفارش کی کہ ان کو عزّت و محبت کے ساتھ رکھیں۔ شاید ان سے ہم کو کچھ نفع حاصل ہو یا ہم ان کو اپنا فرزند قرار دیں گے کیونکہ عزیز کے کوئی فرزند نہ تھا۔ پس ان دونوں نے یوسفؑ کو گرامی رکھا اور ان کی تربیت کی جب وہ سن بلوغ کو پہنچے تو عزیز کی بیوی ان پر عاشق ہُوئی اور ہر عورت جو یوسفؑ کو دیکھتی تھی ان کے عشق سے بے تاب ہو جاتی تھی اور کوئی مرد ان کو نہیں دیکھتا تھا، مگر یہ کہ ان کی محبت میں بیقرار ہوتا تھا۔ حضرت کا روئے نورانی چودھویں کے چاند کی مانند تھا۔ زلیخا کوشش کرتی تھیں کہ یوسفؑ اپنی طرف مائل کرلیں اور ان کے ساتھ ہم بستر ہوں۔ یوسفؑ کہتے تھے کہ معاذاللہ ہم اس گھر کے رہنے والے ہیں زنا نہیں کرتے اس عورت نے ایک روز دروازوں کو بند کر دیا اور کہا خوف نہ کرو اور ان کے سامنے لیٹ کر کہا کہ جلد میرے مقصد کو پُورا کرو۔ یوسفؑ نے کہا میں اس عمل قبیح سے خدا کی پناہ چاہتا ہوں جس کے لئے تو مجھ کو آمادہ کرتی ہے، تیرے شوہر عزیز نے میری تربیت کی ہے اور مجھ کو گرامی رکھتے ہیں یقیناً خدا ستم گاروں کو نجات نہیں دیتا۔ لیکن پھر بھی وُہ یوسفؑ سے لپٹ گئیں اسی حال میں یوسفؑ نے مکان کے ایک

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، دل میں گھر کر گئی ہے۔ ہم دیکھتی ہیں کہ وہ صریح گمراہی میں ہے ﴿۳۰﴾ جب زلیخا نے ان عورتوں کی (گفتگو جو حقیقت میں دیدار یوسف کے لیے ایک) چال (تھی) سنی تو ان کے پاس (دعوت کا) پیغام بھیجا اور ان کے لیے ایک محفل مرتب کی۔ اور (پھل تراشنے کے لیے) ہر ایک کو ایک چھری دی اور (یوسف سے) کہا کہ ان کے سامنے باہر آؤ۔ جب عورتوں نے ان کو دیکھا تو ان کا رعب (حسن) ان پر (ایسا) چھا گیا کہ (پھل تراشتے تراشتے) اپنے ہاتھ کاٹ لیے اور بے ساختہ بول اٹھیں کہ سبحان اللہ (یہ حسن) یہ آدمی نہیں کوئی بزرگ فرشتہ ہے ﴿۳۱﴾ تب زلیخا نے کہا یہ وہی ہے جس کے بارے میں تم مجھے طعنے دیتی تھیں۔ اور بے شک میں نے اس کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا مگر یہ بچا رہا۔ اور اگر یہ وہ کام نہ کرے (بقیہ اگلے صفحے پر)

گوشہ میں یعقوبؑ کی صورت دیکھی کہ اپنی انگلی کو دانت سے کاٹتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے یوسفؑ تمہارا نام آسمان میں پیغمبروں کی جماعت میں لکھا ہے ایسا فعل نہ کرو کہ زمین میں تم کو زنا کاروں میں لکھیں اور اگر کوئی پرندہ بھی زنا کرتا ہے تو اس کے پر گر جاتے ہیں۔ ایک روایت کے مطابق زلیخا نے جب یوسفؑ کا ارادہ کیا اس مکان میں ایک بُت تھا وُہ اُٹھیں اور اس بُت پر پردہ ڈال دیا یوسف نے کہا یہ کیا کرتی ہو، کہا اس بُت پر پردہ ڈالتی ہوں تا کہ ہم کو اس حال سے نہ دیکھے کیونکہ میں اس سے شرم کرتی ہوں۔ یوسفؑ نے کہا کہ تو اس بُت سے شرم کرتی ہو جو نہ دیکھتا ہے اور نہ سُنتا ہے اور میں اپنے پروردگار سے شرم نہ کروں جو ہر ظاہر و پوشید پر مطلع ہے۔ الغرض یوسفؑ اپنے کو چُھڑا کر دروازے کی طرف بھاگے زلیخا اُن کے پیچھے دوڑی اور ان کے پیراہن کو پیچھے سے کھینچا یہاں تک کہ ان کے گریبان کو پھاڑ ڈالا۔ یوسفؑ نے اپنے کو پھر چھڑایا اور پھٹے ہُوئے پیراہن کے ساتھ باہر نکل گئے اسی اثنا میں بادشاہ بھی دروازہ پر آگیا اور ان کو اس حال سے دیکھا عورت نے اپنے گناہ کو رفع تہمت کے لئے یوسفؑ سے منسوب کیا اور کہا کیا ہے اس کی سزا جو تمہارے اہل سے بدی کا ارادہ کرے سوائے اس کے کہ اس کو قید خانہ بھیج دیا جائے یا ایک دردناک عذاب اس کو پہنچایا جائے۔ بادشاہ نے ارادہ کیا کہ یوسفؑ کو سزا دے حضرت نے کہا بحق خدائے یعقوبؑ میں قسم کھاتا ہوں کہ تیرے اہل سے میں نے بدی کا ارادہ نہیں کیا بلکہ وُہ خود مجھ کو

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، گا جو میں اسے کہتی ہوں تو قید کر دیا جائے گا اور ذلیل ہوگا ﴿۳۲﴾ یوسف نے دعا کی کہ پروردگار جس کام کی طرف یہ مجھے بلاتی ہیں اس کی نسبت مجھے قید پسند ہے۔ اور اگر تو مجھ سے ان کے فریب کو نہ ہٹائے گا تو میں ان کی طرف مائل ہو جاؤں گا اور نادانوں میں داخل ہو جاؤں گا ﴿۳۳﴾ تو خدا نے ان کی دعا قبول کر لی اور ان سے عورتوں کا مکر دفع کر دیا۔ بے شک وہ سننے (اور) جاننے والا ہے ﴿۳۴﴾ پھر باوجود اس کے کہ وہ لوگ نشان دیکھ چکے تھے ان کی رائے یہی ٹھہری کہ کچھ عرصہ کے لیے ان کو قید ہی کر دیں ﴿۳۵﴾ اور ان کے ساتھ دو اور جوان بھی داخل زندان ہوئے۔ ایک نے ان میں سے کہا کہ (میں نے خواب دیکھا ہے) دیکھتا (کیا) ہوں کہ شراب (کے لیے انگور) نچوڑ رہا ہوں۔ دوسرے نے کہا کہ (میں نے

(بقیہ اگلے صفحے پر)

لپٹی ہوئی تھی اور معصیت پر آمادہ کرتی تھی میں اس کے پاس سے بھاگ کر آیا ہوں۔ اس وقت اس عورت کے پاس ایک شیر خوار بچّہ اسی خاندان کا کوئی لئے ہُوئے آگیا تو خدا نے یوسفؑ کو الہام کیا تو انہوں نے عزیز سے کہا کہ اس بچہ سے پُوچھ لو کہ میں نے خیانت نہیں کی ہے۔ جب عزیز نے بچّہ سے سوال کیا تو خدا نے اس بچّہ کو گویا کیا اس نے کہا اے بادشاہ یوسفؑ کے پیرہن کو دیکھئے اگر سامنے سے پھٹا ہُوا ہو تو یوسفؑ نے اس کا قصد کیا تھا اور اگر پیچھے سے پھٹا ہُوا ہے تو زلیخا نے یوسفؑ کا قصد کیا ہے جب بادشاہ نے اس طفل سے خلاف عادت یہ بات سُنی بہت خائف ہُوا پھر پیراہن کو دیکھا تو وہ پشت کی جانب پھٹا ہوا تھا۔ عزیز نے زوجہ سے کہا یہ تمہارا مکر ہے اور تم عورتوں کے مکر سخت ہیں پھر یوسفؑ سے کہا کہ اس بات سے درگذر کرو اور اس امر کو پوشیدہ رکھنا کہ کوئی شخص تم سے نہ سُنے اور زلیخا سے کہا کہ تم اپنے گناہ سے توبہ کر کیونکہ تو خطاکاروں میں سے ہے۔ بس یہ خبر کسی طرح شہر میں مشہور ہوگئی اور شہر کی چند عورتوں نے طعنہ زنی کی کہ عزیز مصر کی زوجہ اپنے غلام سے عشق بازی کرتی ہے اور اس کو اپنی طرف مائل کرتی ہے جب اس کی اطلاع عزیز کی بیوی کو ہُوئی، ایک مجلس آراستہ کی اور سامان ضیافت کر کے ان عورتوں کو طلب کیا اور ہر ایک کے ہاتھ میں ایک نارنگی اور ایک ایک چاقو دے کر یوسفؑ کو مجلس میں طلب کیا۔ جب ان عورتوں کی نظر آنحضرت کے جمال پر پڑی ان کی زیبائی اور حُسن سے مدہوش ہو گئیں اور نارنگی

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، بھی خواب دیکھا ہے) میں یہ دیکھتا ہوں کہ اپنے سر پر روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں اور جانور ان میں سے کھا رہے (ہیں تو) ہمیں ان کی تعبیر بتا دیجیئے کہ ہم تمہیں نیکوکار دیکھتے ہیں ﴿۳۶﴾ یوسف نے کہا کہ جو کھانا تم کو ملنے والا ہے وہ آنے نہیں پائے گا کہ میں اس سے پہلے تم کو اس کی تعبیر بتا دوں گا۔ یہ ان (باتوں) میں سے ہے جو میرے پروردگار نے مجھے سکھائی ہیں جو لوگ خدا پر ایمان نہیں لاتے اور روز آخرت سے انکار کرتے ہیں میں ان کا مذہب چھوڑے ہوئے ہوں ﴿۳۷﴾ اور اپنے باپ دادا ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کے مذہب پر چلتا ہوں۔ ہمیں شایاں نہیں ہے کہ کسی چیز کو خدا کے ساتھ شریک بنائیں۔ یہ خدا کا فضل ہے ہم پر بھی اور لوگوں پر بھی ہے لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے ﴿۳۸﴾ میرے جیل خانے کے رفیقو!

(بقیہ اگلے صفحے پر)

کے عوض اپنے ہاتھوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور کہا کہ یہ انسان نہیں بلکہ فرشتہ مقرب ہے۔ پھر عزیز مصر کی زوجہ نے اُن سے کہا کہ تم لوگ اس کی محبت پر مجھ کو ملاقت کرتی تھیں یہ اُسی کا نتیجہ ہے۔وہ مجھ سے گریز کرتا ہے اگر وہ میرا حکم نہ مانے گا تو ذلت کے ساتھ اس کو قید کروں گی۔ غرض وہ عورتیں اس مجلس سے واپس گئیں پھر ہر ایک نے پوشیدہ طور سے یوسفؑ کے پاس ایک قاصد بھیجا اور ان سے التماس کیا کہ ان کی ملاقات کو آئیں حضرت پریشان ہوئے اور انکار کیا پھر مناجات کی کہ خداوندا میں زندان کو اس سے زیادہ پسند کرتا ہوں کہ وہ عورتیں مجھے بلائیں اگر تو ان کے مکر کو مجھ سے نہ دفع کرے گا تو میں ان کی طرف مائل ہو جاؤں گا اور نافہموں میں شامل ہو جاؤں گا۔ان کی دعا مستجاب ہوئی اور خدا نے آنحضرت سے ان کے مکر کو دُور کر دیا۔ جب یوسفؑ اور زلیخا کا قصّہ شہر مصر میں مشہور ہُوا تو زلیخا نے بادشاہ سے کہا کہ یوسف کو زندان میں ڈال دے۔بادشاہ نے باوجودیکہ اس کہ بچّہ سے سُنا تھا اور سمجھ لیا تھا کہ یوسفؑ کی کوئی خطا نہیں ہے تاہم ارادہ کیا کہ ان کو قید خانہ میں بھیجدے آخر آنحضرت کو قید خانہ میں بھیجا اور وہاں گذرا جو کچھ خدا نے قرآن میں ذکر کیا ہے کہ ان کے دلوں میں گذرا بعد ان نشانیوں کے جو ان لوگوں نے یوسفؑ کی پاکدامنی پر مشاہدہ کیں تو یوسفؑ کو ایک مدّت کے لئے زندان میں بھیجدیا۔

یوسفؑ کے ساتھ قید خانے میں بادشاہ کے غلاموں میں سے دو جوان بھی زندان میں

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، بھلا کئی جدا جدا آقا اچھے یا (ایک) خدائے یکتا و غالب؟ ﴿۳۹﴾ جن چیزوں کی تم خدا کے سوا پرستش کرتے ہو وہ صرف نام ہی نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں۔ خدا نے ان کی کوئی سند نازل نہیں کی۔ (سن رکھو کہ) خدا کے سوا کسی کی حکومت نہیں ہے۔ اس نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ﴿۴۰﴾ میرے جیل خانے کے رفیقو! تم میں سے ایک (جو پہلا خواب بیان کرنے والا ہے وہ) تو اپنے آقا کو شراب پلایا کرے گا اور جو دوسرا ہے وہ سولی دیا جائے گا اور جانور اس کا سر کھا جائیں گے۔ جو امر تم مجھ سے پوچھتے تھے وہ فیصلہ ہو چکا ہے ﴿۴۱﴾ (بقیہ اگلے صفحے پر)

بھیجے گئے تھے، جن میں ایک خبّاز (نان پز) تھا دوسرا ساقی۔ ایک اور روایت کے مطابق بادشاہ نے دو شخصوں کو یوسفؑ پر موکل کیا کہ اُن کی محافظت کریں۔ جب وُہ زندان میں داخل ہُوئے یوسفؑ سے پُوچھا کہ تم کیا ہنر جانتے ہو کہا میں خواب کی تعبیر کا علم جانتا ہوں تو ان میں سے ایک نے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ انگور شراب کے لئے میں نے نچوڑا۔ یوسفؑ نے کہا زندان سے رہا کئے جاؤ گے اور بادشاہ کے ساقی بنو گے اور تمہاری منزلت ان کے نزدیک بلند ہو گئی۔ پھر دوسرے نے کہا جو خبّاز تھا کہ میں نے خواب میں دیکھا۔ پیالے میں چند روٹیاں تھیں جن کو میں سر پر رکھے ہُوئے تھا اور پرند اس کو کھا رہے تھے۔ اس نے خواب نہیں دیکھا تھا جھوٹ بیان کیا۔ یوسفؑ نے اس سے کہا کہ بادشاہ تجھ کو قتل کرے گا اور دار پر کھینچے گا اور طائر تیرے سر کا مغز کھائیں گے۔ یہ سُن کر اس مرد نے کہا کہ میں نے تو جھوٹ کہا ہے، خواب نہیں دیکھا تھا۔ یوسفؑ نے کہا جو کچھ میں نے تم لوگوں سے کہہ دیا ہے وہ یقیناً واقع ہو گا۔ یوسفؑ ہمیشہ زندان والوں کے ساتھ نیکی کرتے تھے اور بیماروں کی خبر گیری کرتے اور محتاجوں کی مدد کرتے تھے قید خانہ میں ان لوگوں کے لئے جگہ کو وسیع رکھتے تھے۔ یوسف نے اپنے پروردگار سے زندان میں بغیر سالن کے روٹی کھانے کی شکایت کی اور روٹیاں بہت سی ان کے پاس جمع ہو گئی تھیں تو خدا نے ان کو وحی کی کہ خشک روٹیوں کو ایک برتن میں رکھ کر نمک کا پانی اس پر ڈال دو، جب ایسا کیا تو آب کامہ تیار ہوا

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، اور دونوں شخصوں میں سے جس کی نسبت (یوسف نے) خیال کیا کہ وہ رہائی پا جائے گا اس سے کہا کہ اپنے آقا سے میرا ذکر بھی کرنا لیکن شیطان نے ان کا اپنے آقا سے ذکر کرنا بھلا دیا اور یوسف کئی برس جیل خانے میں رہے ﴿۴۲﴾ اور بادشاہ نے کہا کہ میں (نے خواب دیکھا ہے) دیکھتا (کیا) ہوں کہ سات موٹی گائیں ہیں جن کو سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات خوشے سبز ہیں اور (سات) خشک۔ اے سردارو! اگر تم خوابوں کی تعبیر دے سکتے ہو تو مجھے میرے خواب کی تعبیر بتاؤ ﴿۴۳﴾ انہوں نے کہا یہ تو پریشان سے خواب ہیں۔ اور ہمیں ایسے خوابوں کی تعبیر نہیں آتی ﴿۴۴﴾ اب وہ شخص جو دونوں قیدیوں میں سے رہائی پا گیا تھا اور جسے مدت کے بعد وہ بات یاد آ گئی بول اٹھا کہ میں آپ کو اس کی تعبیر (لا) بتاتا ہوں مجھے (جیل خانے) جانے کی اجازت دے دیجیے ﴿۴۵﴾ (غرض وہ یوسف کے پاس آیا اور کہنے (بقیہ اگلے صفحے پر)

اور اسے اپنا سالن بنایا۔ آخر بادشاہ نے اس شخص کو طلب کیا جس نے خواب میں انگور نچوڑنا دیکھا تھا تاکہ اس کو قید سے رہا کرے یوسفؑ نے اس سے کہا کہ جب بادشاہ کے پاس پہنچنا تو میرا بھی ذکر کرنا لیکن شیطان نے اس کے دل کو فراموش کر دیا کہ بادشاہ کے سامنے ذکر کرتا اور اس کے بعد برسوں یوسفؑ زندان میں رہے۔ پھر جبرئیلؑ یوسفؑ کے پاس زندان میں آئے اور کہا اے یوسفؑ خداوند عالم تم کو سلام کہتا ہے۔ پھر انہوں نے زمین پر ایک ٹھوکر ماری جس سے زمین کے ساتویں طبقہ تک شگاف ہو گیا، کہا اے یوسفؑ زمین کے طبقہ ہفتم پر نگاہ کرو کیا دیکھتے ہو۔ ایک چھوٹا سا پتھر پھر اُس پتھر میں شگاف کیا اور پوچھا پتھر کے اندر کیا ہے فرمایا ایک چھوٹا سا کیڑا ہے۔ جبرئیلؑ نے کہا کون اس کا روزی دینے والا ہے۔ کہا خداوند عالمین۔ جبرئیلؑ نے کہا تمہارا پروردگار فرماتا ہے کہ میں اس کیڑے کو زمین کے ساتویں طبقہ میں اس پتھر کے اندر فراموش نہیں کیا اور فرماتا ہے کہ میں نے اپنی مخلوق میں سب سے بہتر تم کو قرار دیا ہے یہ سُن کر یوسفؑ روئے اور اپنے رخساروں کو زمین پر رکھا اور کہا تو ہی میرا پالنے والا ہے، پھر جبرئیلؑ نے کہا کہ خدا فرماتا ہے کہ تم کو تمہارے پدر کے نزدیک بہ نسبت تمہارے بھائیوں کے محبوب بنایا، یوسفؑ نے اپنے رخساروں کو زمین پر رکھا اور کہا تو ہی میرا پروردگار ہے۔ جبرئیلؑ نے کہا خدا فرماتا ہے کہ میں نے تم کو کنویں سے باہر نکالا اس کے بعد جبکہ تم کنویں میں ڈال دیئے گئے تھے اور تم کو اپنی ہلاکت کا یقین ہو چکا تھا

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، لگا) یوسف اے بڑے سچے (یوسف) ہمیں اس خواب کی تعبیر بتایئے کہ سات موٹی گائیوں کو سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں۔ اور سات خوشے سبز ہیں اور سات سوکھے تاکہ میں لوگوں کے پاس واپس جا (کر تعبیر بتاؤں)۔ عجب نہیں کہ وہ (تمہاری قدر) جانیں ﴿۴۶﴾ انہوں نے کہا کہ تم لوگ سات سال متواتر کھیتی کرتے رہو گے تو جو (غلّہ) کاٹو تو تھوڑے سے غلّے کے سوا جو کھانے میں آئے اسے خوشوں میں ہی رہنے دینا ﴿۴۷﴾ پھر اس کے بعد (خشک سالی کے) سات سخت (سال) آئیں گے کہ جو (غلّہ) تم نے جمع کر رکھا ہو گا وہ اس سب کو کھا جائیں گے۔ صرف وہی تھوڑا سا رہ جائے گا جو تم احتیاط سے رکھ چھوڑو گے ﴿۴۸﴾ پھر اس کے بعد ایک سال آئے گا کہ خوب مینہ برسے گا اور لوگ اس میں رس نچوڑیں گے ﴿۴۹﴾ (بقیہ اگلے صفحے پر)

یوسفؑ نے پھر رخساروں کو زمین پر رکھا فریاد کی اور کہا تو ہی میرا پالنے والا ہے جبرئیلؑ نے پھر کہا یقیناً خدا نے تمہارے لئے اس وجہ سے ایک سزا اقرار دی ہے کیونکہ تم نے اس کے سوا دوسرے سے مدد طلب کی، لٰہذا اتنے سال زندان میں اور رہو۔ یوسفؑ نے خدا کے اس عتاب پر اس قدر گریہ کیا کہ درو دیوار روئے اور قیدیوں کو اذیت ہوئی اور انہوں نے فریاد کی، تو حضرتؑ نے اُن سے طے کیا کہ ایک روز روئیں گے اور ایک روز خاموش رہیں گے لیکن جس روز وُہ خاموش رہتے لیکن اُن کی حالت اس روز سے بدتر ہو جاتی جس روز کہ روتے تھے۔ جب وہ مدّت ختم ہوئی اور اُن کو اجازت دی گئی کہ دُعائے فرج پڑھیں انہوں نے اپنے رخساروں کو زمین پر رکھا اور کہا خداوندا اگر میرے گناہوں نے میرے چہرے کو تیرے نزدیک ذلیل کر دیا ہے تو بیشک میں تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں اپنے آبائے صالحین ابراہیمؑ و اسحٰقؑ و یعقوبؑ کی رو سے۔ تو اسی دوران بادشاہ نے ایک خواب دیکھا کہ سات فربہ گائیوں کو سات لاغر گائیں کھا رہی ہیں اور سات سبز بالیاں دیکھیں کہ جن پن سات خشک بالیاں لپٹی ہوئی تھیں اور ان پر غالب تھیں۔ اس نے اپنے وزیروں سے اس کی تعبیر دریافت کی وُہ لوگ کچھ نہ سمجھ سکے، اور کہا کہ یہ خواب پریشان ہے اور پریشان خوابوں کی تعبیر ہم لوگ نہیں جانتے اس وقت وہ شخص جس کے خواب کی تعبیر یوسفؑ نے بیان کی تھی اور وہ جب زندان سے رہا ہُوا تھا اور یُوسفؑ نے اس سے کہا تھا کہ بادشاہ

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، (یہ تعبیر سن کر) بادشاہ نے حکم دیا کہ یوسف کو میرے پاس لے آؤ۔ جب قاصد ان کے پاس گیا تو انہوں نے کہا کہ اپنے آقا کے پاس واپس جاؤ اور ان سے پوچھو کہ ان عورتوں کا کیا حال ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے تھے۔ بے شک میرا پروردگار ان کے مکروں سے خوب واقف ہے ﴿۵۰﴾ بادشاہ نے عورتوں سے پوچھا کہ بھلا اس وقت کیا ہوا تھا جب تم نے یوسف کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا۔ سب بول اٹھیں کہ حاش لِلّٰہِ ہم نے اس میں کوئی برائی معلوم نہیں کی۔ عزیز کی عورت نے کہا اب سچی بات تو ظاہر ہو ہی گئی ہے۔ (اصل یہ ہے کہ) میں نے اس کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا تھا اور بے شک وہ سچا ہے ﴿۵۱﴾ (یوسف نے کہا کہ میں نے) یہ بات اس لیے (پوچھی ہے) کہ عزیز کو یقین ہو جائے کہ

(بقیہ اگلے صفحے پر)

سے ان کا ذکر کرے۔ بادشاہ کے پاس موجود تھا اس کو سات برس زندان سے رہا ہوئے گذرے تھے کہ اس کے بعد اب یوسفؑ اس کو یاد آئے اس نے بادشاہ سے کہا کہ میں آپ کو اس خواب کی تعبیر سے ابھی آگاہ کرتا ہوں۔ مجھے زندان میں بھیجئے تا کہ یوسفؑ سے دریافت کروں۔ غرض وہ یوسفؑ کے پاس آیا اور کہا اے راست گو راست کردار یوسفؑ ہم کو آگاہ کرو اُن سات فربہ گایوں کے بارے میں جن کو سات لاغر گائیں کھاتی ہیں اور گیہوں کی سات سبز و خشک بالیوں سے تاکہ میں بادشاہ اور اس کے ارکان سلطنت کو آگاہ کروں شاید کہ وہ لوگ تمہاری بزرگی اور فضیلت یا تعبیر خواب کو سمجھیں۔ یوسفؑ نے کہا چاہیئے کہ سات برس تک متواتر نہایت اہتمام سے زراعت کرو اور جو کچھ اس مدّت میں حاصل کرو جمع کرو ان کو کاٹ کر صاف نہ کرو تاکہ اس میں کیڑے نہ پڑیں اور ضائع نہ ہو اور اس مدّت میں کم کھاؤ پھر اس کے بعد دُوسرے سات سال آئیں گے جن میں شدید قحط پڑے گا اور وہی ذخیرہ جو سات سال قبل کیا گیا ہے اس قحط کے زمانہ میں کفایت کرے گا۔ پھر اس کے بعد ایک سال آئے گا۔ جس میں بارش بہت ہوگی اور کافی پھل اور غلہ پیدا ہوگا۔ یہ سُن کر وہ شخص بادشاہ کے پاس آیا اور جو کچھ یوسفؑ نے فرمایا تھا بادشاہ سے عرض کیا۔ بادشاہ نے کہا یوسفؑ کو میرے پاس لاؤ تو اس غرض سے قاصد یوسفؑ کے پاس گیا تو یوسفؑ نے کہا کہ جا کر بادشاہ سے پہلے یہ دریافت کرو کہ ان عورتوں کا کیا حشر ہوا جن کو زلیخا نے بلایا تھا اور

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، میں نے اس کی پیٹھ پیچھے اس کی (امانت میں خیانت نہیں کی) اور خدا خیانت کرنے والوں کے مکروں کو روبراہ نہیں کرتا ﴿۵۲﴾ اور میں اپنے تئیں پاک صاف نہیں کہتا کیونکہ نفس امارہ (انسان کو) برائی سکھاتا رہتا ہے۔ مگر یہ کہ میرا پروردگار رحم کرے گا۔ بے شک میرا پروردگار بخشنے والا مہربان ہے ﴿۵۳﴾ بادشاہ نے حکم دیا کہ اسے میرے پاس لاؤ میں اسے اپنا مصاحب خاص بناؤں گا۔ پھر جب ان سے گفتگو کی تو کہا کہ آج سے تم ہمارے ہاں صاحب منزلت اور صاحبِ اعتبار ہو ﴿۵۴﴾ (یوسف نے) کہا مجھے اس ملک کے خزانوں پر مقرر کر دیجیئے کیونکہ میں حفاظت بھی کر سکتا ہوں اور اس کام سے واقف ہوں ﴿۵۵﴾ اس طرح ہم نے یوسف کو ملک (مصر) میں جگہ دی اور وہ اس ملک میں جہاں چاہتے تھے رہتے تھے۔ ہم اپنی (بقیہ اگلے صفحے پر)

انہوں نے جب مجھ کو دیکھا تو اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے تھے۔ یقیناً میرا پروردگار ان کی مکاریوں سے خوب واقف ہے۔ بادشاہ سے کہو کہ ان عورتوں کو طلب کرے اور زلیخا کا اور میرا حال ان سے معلوم کرے کیونکہ وہ عورتیں اس بات سے آگاہ ہیں۔ جس کے سبب سے میں قید خانہ میں آیا کیونکہ ان کی اور زلیخا کی خواہش کو میں نے قبول نہیں کیا تھا۔ عزیز نے ان عورتوں کو طلب کیا اور پُوچھا کہ تمہارا کیا معاملہ تھا جس وقت کہ یوسفؑ کو تم لوگ اپنی طرف مائل کرتی تھیں ان عورتوں نے کہا کہ ہم خدا کی تنزیہ کرتے ہیں اور یوسفؑ سے کوئی بدی نہیں جانتے۔ زلیخا نے کہا کہ اب تو حق ظاہر ہو گیا ہے تو سچ یہ ہے کہ میں نے ان کو اپنی طرف مائل کیا تھا اور وہ راست گو ہیں۔اس کے بعد یوسفؑ نے کہا کہ میری غرض یہ تھی کہ عزیز کو معلوم ہو جائے کہ میں نے ان کی غیبت میں ان کے ساتھ خیانت نہیں کی کیونکہ خدا خیانت کرنے والوں کی ہدایت نہیں کرتا اور میں اپنے نفس کو بدی سے بری نہیں کرتا، بہ تحقیق کہ نفس بدی کی جانب بہت زیادہ حکم کرنے والا ہے۔ سوائے اس وقت کے جب کہ میرا پروردگار رحم کرے۔ بہ تحقیق کہ میرا پروردگار بخشنے والا مہربان ہے۔ عزیز نے کہا کہ یوسفؑ کو میرے پاس لاؤ میں اپنا مقرب بناؤں گا۔ غرض خدا نے ان کو نجات دی اور زندان سے رہائی بخشی اور یہ ماہ محرم کی تیسری تاریخ تھی۔ جب یوسفؑ زندان سے باہر نکلے تو اہل زندان کے لئے دُعا کی کہ خداوندا نیکوں کا دل ان پر مہربان کر دے اور نیکیوں کو

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، رحمت جس پر چاہتے ہیں کرتے ہیں اور نیکوکاروں کے اجر کو ضائع نہیں کرتے ﴿۵۶﴾ اور جو لوگ ایمان لائے اور ڈرتے رہے ان کے لیے آخرت کا اجر بہت بہتر ہے ﴿۵۷﴾ اور یوسف کے بھائی (کنعان سے مصر میں غلّہ خریدنے کے لیے) آئے تو یوسف کے پاس گئے تو یوسف نے ان کو پہچان لیا اور وہ ان کو نہ پہچان سکے ﴿۵۸﴾ جب یوسف نے ان کے لیے ان کا سامان تیار کر دیا تو کہا کہ (پھر آنا تو) جو باپ کی طرف سے تمہارا ایک اور بھائی ہے اسے بھی میرے پاس لیتے آنا۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں ناپ بھی پوری پوری دیتا ہوں اور مہمانداری بھی خوب کرتا ہوں ﴿۵۹﴾ اور اگر تم اسے میرے پاس نہ لاؤ گے تو نہ تمہیں میرے ہاں سے غلّہ ملے گا اور نہ تم میرے پاس ہی آسکو گے ﴿۶۰﴾ انہوں نے کہا کہ ہم اس کے بارے (بقیہ اگلے صفحے پر)

اُن سے پوشیدہ نہ رکھ۔ پھر زندان کے دروازہ پر لکھا کہ یہ جگہ زندہ لوگوں کی قبر ہے اور غموں کا گھر ہے اور دوستوں کی دوستی اور دشمنوں کی ملامت کے تجربہ کا ذریعہ ہے پھر غسل کیا اور زندان کی کثافت سے جسم کو پاک کیا اور پاکیزہ لباس پہنا اور بادشاہ کے دربار کی جانب روانہ ہوئے ۔یوسفؑ داخل زندان ہوئے وہ چہار شنبہ کا دن تھا اور ان کی عمر بارہ سال کی تھی۔ اٹھارہ سال تک زندہ میں رہے اور رہائی کے بعد اسی سال تک آپ زندہ رہے تو اس طرح آپ کی عمر ایک سو دس سال ہوئی۔

جب یوسفؑ بادشاہ کے پاس آئے تو اس کی نظر یوسفؑ پر پڑی تو آپ نے عبرانی زبان میں اس پر سلام کیا، بادشاہ نے پوچھا کہ یہ کون سی زبان ہے کہا میرے چچا اسمٰعیلؑ کی زبان ہے۔ پھر بادشاہ کے لئے زبان عربی میں دُعا کی۔ اُس نے پوچھا یہ کون سی زبان ہے کہا یہ میرے آباؤ اجداد کی زبان ہے۔ وہ بادشاہ بھی سات زبانیں جانتا تھا۔ یوسفؑ سے جس زبان میں گفتگو کی اُسی میں حضرت نے جواب دیا۔ بادشاہ بہت خوش ہوا اور اُس کو یوسفؑ کی کمسنی اور اُن کے علم و کمال کی زیادتی پر تعجّب ہوا اور ان کے انوار رشد و نیکی اور صلاح و عقل و دانائی ان کے روشن جبین سے مشاہدہ کیا اور کہا بہ تحقیق کہ تم آج سے ہمارے نزدیک صاحب منزلت اور امین اور مقرب ہو اور تمہاری جو حاجت ہو مجھ سے طلب کرو۔ یوسفؑ نے کہا مجھ کو خزانوں اور مصر کی زمین کے

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، میں اس کے والد سے تذکرہ کریں گے اور ہم (یہ کام) کر کے رہیں گے ﴿٦١﴾ (اور یوسف نے) اپنے خدام سے کہا کہ ان کا سرمایہ (یعنی غلّے کی قیمت) ان کے شلیتوں میں رکھ دو عجب نہیں کہ جب یہ اپنے اہل و عیال میں جائیں تو اسے پہچان لیں (اور) عجب نہیں کہ پھر یہاں آئیں ﴿٦٢﴾ جب وہ اپنے باپ کے پاس واپس گئے تو کہنے لگے کہ ابّا (جب تک ہم بنیامین کو ساتھ نہ لے جائیں) ہمارے لیے غلّے کی بندش کر دی گئی ہے تو ہمارے ساتھ ہمارے بھائی کو بھیج دے تاکہ ہم پھر غلّہ لائیں اور ہم اس کے نگہبان ہیں ﴿٦٣﴾ (یعقوب نے) کہا کہ میں اس کے بارے میں تمہارا اعتبار نہیں کرتا مگر ویسا ہی جیسا اس کے بھائی کے بارے میں کیا تھا۔ سو خدا ہی بہتر نگہبان ہے۔ اور وہ سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے ﴿٦٤﴾ اور جب انہوں (بقیہ اگلے صفحے پر)

انباروں پر امین قرار دو کہ اس کے تمام محاصل اور زراعتیں، میرے تصرّف میں رہیں۔ یقیناً میں حفاظت کرنے والا اور نگاہ رکھنے والا ہوں اور یہ سمجھتا ہُوں کہ کس طرح صرف کرنا چاہیے۔ عزیز مصر نے مصر کے تمام محاصل کو ان حضرت کے تصرف میں دے دیا اور کہا کہ یہ بادشاہی مہر اور شاہی تخت و تاج اب آپ کے حوالے ہے جو چاہیئے انتظام کیجئے اور یوسفؑ کو تخت سلطنت پر متمکن کیا۔ یوسفؑ نے دو پاکیزہ لباس پہنے اور تنہا بیابان کی طرف گئے اور دو رکعت نماز ادا کی جب فارغ ہوئے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کیا اور دعا کی۔ پس جبرئیلؑ نازل ہوئے اور کہا کیا حاجت رکھتے ہو۔ کہا مجھ کو دُنیا سے مسلمان اٹھانا اور صالحین سے ملحق کرنا کیونکہ فتنہ وفساد سے ڈرتے تھے جو آدمی کو دین سے برگشتہ کردیتا ہے یعنی جبکہ آنحضرتؐ فتنوں سے ڈرتے تھے پھر کون ان سے بے خوف ہو سکتا ہے۔ غرض یوسفؑ کے حکم سے سنگ و ساروج سے غلّہ جمع کرنے کی جگہ تیار کی گئی اور مصر کے تمام غلّے اس میں جمع کئے گئے ہر شخص کو اس کی خوراک کے مطابق دے کر باقی غلہ کو خوشہ میں رکھا اور انباروں میں اکٹھا کیا۔ اسی طرح سات سال تک جمع کرتے رہے جب خشک سالی اور قحط کا زمانہ آیا ان بالیوں کو جو جمع کی گئی تھیں باہر نکالا ان کو وُہ جس قیمت پر چاہتے فروخت کرتے تھے اور اپنے بعض وکیلوں کو حکم دیتے کہ کل کی بہ نسبت گراں فروخت کریں اور جس روز جانتے تھے کہ نرخ زیادہ ہو گیا ہے اور زیادہ گراں فروخت کرنا چاہئے کہتے تھے کہ فلاں قیمت

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، نے اپنا اسباب کھولا تو دیکھا کہ ان کا سرمایہ واپس کر دیا گیا ہے۔ کہنے لگے ابّا ہمیں (اور) کیا چاہیئے (دیکھیے) یہ ہماری پونجی بھی ہمیں واپس کر دی گئی ہے۔ اب ہم اپنے اہل وعیال کے لیے پھر غلّہ لائیں گے اور اپنے بھائی کی نگہبانی کریں گے اور ایک بار شتر زیادہ لائیں گے (کہ) یہ غلّہ جو ہم لائے ہیں تھوڑا ہے ﴿۶۵﴾ (یعقوب نے) کہا جب تک تم خدا کا عہد نہ دو کہ اس کو میرے پاس (صحیح سالم) لے آؤ گے میں اسے ہرگز تمہارے ساتھ نہیں بھیجنے کا۔ مگر یہ کہ تم گھیر لیے جاؤ (یعنی بے بس ہو جاؤ تو مجبوری ہے) جب انہوں نے ان سے عہد کر لیا تو (یعقوب نے) کہا کہ جو قول وقرار ہم کر رہے ہیں اس کا خدا ضامن ہے ﴿۶۶﴾ اور ہدایت کی کہ بیٹا ایک ہی دروازے سے داخل نہ ہونا بلکہ جدا جدا دروازوں سے داخل ہونا۔ اور میں (بقیہ اگلے صفحے پر)

پر فروخت کرو اور نہیں جانتے تھے کہ لفظ گرانی اُن کی زبان پر جاری ہو۔ وکیل سے ایک بار کہا کہ فروخت کرو اور نرخ اُس کے لئے مقرر نہ کیا وکیل کچھ دور گیا اور واپس آیا اور پُوچھا کہ کس نرخ سے فروخت کروں فرمایا کہ جاؤ اور فروخت کرو اور نہیں چاہا کہ نرخ کی گرانی اُن کی زبان پر جاری ہو وکیل جب انبار کے پاس آیا۔ ایک شخص آیا اور قیمت اُس کو دی وکیل نے غلّہ ناپنا شروع کیا ابھی گذشتہ روز کے نرخ کے مطابق ایک پیمانہ باقی تھا کہ خریدار نے کہا بس میں نے اسی قدر قیمت دی تھی وکیل نے سمجھا کہ نرخ ایک پیمانہ گرا ہوا ہے پھر دوسرا خریدار آیا اور اُس کے غلّہ میں ابھی ایک پیمانہ باقی تھا کہ پہلے شخص کے غلّہ کے برابر ہو خریدار نے کہا بس اتنی ہی قیمت میں نے دی ہے وکیل نے سمجھا کہ ایک پیمانہ اور زیادہ گرا ہوا ہے یہاں تک کہ اُس روز نرخ میں نصف کا فرق ہو گیا۔ الغرض لوگ اطراف عالم سے مصر میں آتے تھے تاکہ یوسفؑ سے غلہ حاصل کریں اور پہلے سال طلا و نقرہ کے عوض فروخت کیا یہاں تک کہ مصر اور اُس کے قرب وجوار میں ایک درہم و دینار کسی کے پاس نہ بچا اور سب یوسفؑ کے خزانہ میں داخل ہو گیا اور دُوسرے سال زیور اور جواہرات کے عوض فروخت کیا یہاں تک کہ جس قدر زیور اور جواہر اُس سلطنت میں تھا اُن کے خزانہ میں پہنچ گیا۔ تیسرے سال حیوانات اور مویشیوں کے عوض فروخت کیا اور اُن کے تمام حیوانوں کے مالک ہو گئے۔ چوتھے سال غلاموں اور کنیزوں کے عوض فروخت کیا، یہاں تک کہ

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، خدا کی تقدیر کو تم سے نہیں روک سکتا۔ بے شک حکم اسی کا ہے میں اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں۔ اور اہلِ توکل کو اسی پر بھروسہ رکھنا چاہیئے ﴿٦٧﴾ اور جب وہ ان ان مقامات سے داخل ہوئے جہاں جہاں سے (داخل ہونے کے لیے) باپ نے ان سے کہا تھا تو وہ تدبیر خدا کے حکم کو ذرا بھی نہیں ٹال سکتی تھی ہاں وہ یعقوب کے دل کی خواہش تھی جو انہوں نے پوری کی تھی۔ اور بے شک وہ صاحبِ علم تھے کیونکہ ہم نے ان کو علم سکھایا تھا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ﴿٦٨﴾ اور جب وہ لوگ یوسف کے پاس پہنچے تو یوسف نے اپنے حقیقی بھائی کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا کہ میں تمہارا بھائی ہوں تو جو سلوک یہ (ہمارے ساتھ) کرتے رہے ہیں اس پر افسوس نہ کرنا ﴿٦٩﴾ جب ان کا اسباب تیار کر دیا تو اپنے بھائی کے شلیتے میں گلاس رکھ

(بقیہ اگلے صفحے پر)

ہر مملوک جو اُس ملک میں تھا سب کے مالک ہُوئے۔ پانچویں سال مکانات عمارات وغیرہ کے عوض فروخت کیا اور ہر چیز پر متصرف ہُوئے۔ چھٹے سال زمینوں اور نہروں کے عوض میں بیچا اور مصر اور اس کے اطراف کی تمام مزورعہ اور نہریں اُن کے تصرف میں آگئیں۔ ساتویں سال جبکہ لوگوں کے پاس کچھ نہیں رہ گیا تھا تو لوگوں کی خود ذاتوں کے عوض میں غلّہ دیا یہاں تک کہ مصر اور اُس کے قرب وجوار میں جس قدر انسان تھے یوسفؑ کے غلام ہوگئے۔ چنانچہ حق تعالٰی نے فرمایا کہ ہم نے یوسفؑ کو مصر کی زمین میں ایسا اقتدار اور ایسی تمکین عطا کی کہ وُہ جس جگہ چاہیں استقرار حاصل کریں اور ہر طرف ان کا حکم جاری رہے گا ہم ہر اس شخص کو دنیا و آخرت کا اجران لوگوں کے لئے بہتر ہے جو ایمان لائے ہیں اور پرہیز گار ہیں۔ غرض یوسفؑ نے بادشاہ سے کہا کہ ان امور میں جو خدا نے مجھے عطا فرمایا ہے تم کیا مصلحت دیکھتے ہو بادشاہ نے کہا کہ رائے تو تمہاری رائے ہے جو چاہو کرو آپ مختار ہیں۔ یوسفؑ نے کہا تم کو اور خدا کو گواہ کرتا ہُوں کہ میں نے تمام اہل مصر کو آزاد کیا اور اُن کے اموال اور غلاموں کو اُنہیں واپس دیا اور تمہاری انگشتری (مہر) اور تاج و تخت تم کو واپس دیا اس شرط پر کہ جس طرح میں نے ان کے ساتھ سلوک کیا تم بھی کرو اور ان کے درمیان جس طرح میں نے حکم کیا تم بھی کرنا کیونکہ خدا نے ان کو میرے سبب سے نجات دی۔ بادشاہ نے کہا میرا دین اور میرے لئے فخر کا سبب یہی ہے کہ میں خدا کی وحدانیت کی

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، دیا اور پھر (جب وہ آبادی سے باہر نکل گئے تو) ایک پکارنے والے نے آواز دی کہ قافلے والو تم تو چور ہو ﴿۷۰﴾ وہ ان کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے تمہاری کیا چیز کھوئی گئی ہے ﴿۷۱﴾ وہ بولے کہ بادشاہ (کے پانی پینے) کا گلاس کھویا گیا ہے اور جو شخص اس کو لے آئے اس کے لیے ایک بار شتر (انعام) اور میں اس کا ضامن ہوں ﴿۷۲﴾ وہ کہنے لگے کہ خدا کی قسم تم کو معلوم ہے کہ ہم (اس) ملک میں اس لیے نہیں آئے کہ خرابی کریں اور نہ ہم چوری کیا کرتے ہیں ﴿۷۳﴾ بولے کہ اگر تم جھوٹے نکلے (یعنی چوری ثابت ہوئی) تو اس کی سزا کیا ﴿۷۴﴾ انہوں نے کہا کہ اس کی سزا یہ ہے کہ جس کے شلیتے میں وہ دستیاب ہو وہی اس کا بدل قرار دیا جائے ہم ظالموں کو یہی سزا دیا کرتے ہیں ﴿۷۵﴾ پھر یوسف نے اپنے بھائی کے شلیتے (بقیہ اگلے صفحے پر)

گواہی دیتا ہوں اور اُس کا کوئی شریک نہیں ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ آپ اُس کے بھیجے ہُوئے پیغمبر ہیں۔ یوسفؑ کو جس نے قید کیا تھا اس کا نام قطفیر تھا اور وہ بادشاہ کا وزیز تھا۔ بادشاہ کا نام ریان ابن ولید تھا اور اسی نے خواب دیکھا تھا۔ جب یوسفؑ کو زندان سے رہا کیا تو عزیز مصر نے وزیز کو معزول کر کے منصب وزارت یوسفؑ کے سپرد کیا پھر بادشاہی ترک کر کے خانہ نشین ہو گیا اور تاج و تخت بھی یوسفؑ کے حوالہ کر دیا۔ اسی زمانے میں قطفیر کی وفات ہو گئی۔ اس کے بعد اُن حضرت سے یعقوبؑ اور اُن کے بھائیوں کی ملاقات واقع ہُوئی۔

روایت ہے کہ ایک دفعہ ایک اعرابی یوسفؑ کی خدمت میں آیا۔ حضرت نے اس کو کھانا کھلایا اور جب وہ کھانے سے فارغ ہوا تو یوسفؑ نے پُوچھا کہ تیری منزل کہاں ہے، کہا کینال موضع میں۔ فرمایا جب فلاں وادی میں پہنچنا یعقوبؑ کو پکارنا تو تیرے پاس ایک مرد عظیم صاحب جمال آئے گا۔ تو اُن سے کہنا کہ ایک شخص کو میں نے مصر میں دیکھا ہے جس نے تم کو سلام کہا ہے اور کہا ہے کہ تمھاری امانت خدا کے نزدیک ضائع نہ ہو گی جب اعرابی اُس مقام پر پہنچا اپنے غلاموں سے کہا کہ میرے اونٹوں کو دیکھتے رہنا اور یعقوبؑ کو آواز دی تو ایک بلند قامت فربہ اندام خوبصورت نابینا باہر آیا اور ہاتھ سے دیواروں کو پکڑتا ہُوا اُس کے پاس پہنچا۔ اعرابی نے پُوچھا کیا تم ہی یعقوبؑ ہو کہا ہاں۔ پھر جب یعقوبؑ کو اعرابی نے یوسفؑ کا پیغام سُنایا تو یعقوبؑ گر پڑے اور

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، سے پہلے ان کے شلیتوں کو دیکھنا شروع کیا پھر اپنے بھائی کے شلیتے میں سے اس کو نکال لیا۔ اس طرح ہم نے یوسف کے لیے تدبیر کی (ورنہ) بادشاہ کے قانون کے مطابق وہ مشیتِ خدا کے سوا اپنے بھائی کو لے نہیں سکتے تھے۔ ہم جس کے لیے چاہتے ہیں درجے بلند کرتے ہیں۔ اور ہر علم والے سے دوسرا علم والا بڑھ کر ہے ﴿٧٦﴾ (برادران یوسف نے) کہا کہ اگر اس نے چوری کی ہو تو (کچھ عجب نہیں کہ) اس کے ایک بھائی نے بھی پہلے چوری کی تھی یوسف نے اس بات کو اپنے دل میں مخفی رکھا اور ان پر ظاہر نہ ہونے دیا (اور) کہا کہ تم بڑے بدقماش ہو۔ اور جو تم بیان کرتے ہو خدا اسے خوب جانتا ہے ﴿٧٧﴾ وہ کہنے لگے کہ اے عزیز اس کے والد بہت بوڑھے ہیں (اور اس سے بہت محبت رکھتے ہیں) تو (اس کو چھوڑ دیجیے

(بقیہ اگلے صفحے پر)

بیہوش ہوگئے۔ جب ہوش میں آئے کہااے اعرابی خدا کی درگاہ میں تیری کوئی حاجت ہے کہا ہاں میں بہت مال رکھتا ہوں اور میرے چچا کی لڑکی میرے عقد میں ہے اور اس سے اولاد نہیں ہوتی چاہتا ہوں کہ خدا سے دُعا کیجئے کہ ایک فرزند مجھے کرامت فرمائے۔ یعقوبؑ نے وضو کیا اور دو رکعت نماز ادا کی اور اُس کے لئے دُعا کی تو خدا نے اُس کو چار مرتبہ جوڑواں فرزند عطا کئے۔ یعقوبؑ سمجھتے تھے کہ یوسفؑ زندہ ہیں اور حق تعالیٰ اُن کو اس غیبت کے بعد ظاہر کرے گا اور اپنے فرزندوں سے کہا میں خدا کے لطف کو جس قدر جانتا ہوں تم نہیں جانتے اور ان کے فرزندان کو دروغ اور ضعف عقل سے نسبت دیتے تھے۔ کیونکہ یعقوبؑ اور ان کے فرزند جس موضع میں مقیم تھے وہ مصر سے اٹھارہ روز کی راہ پر تھا اور وہاں گوند بہت پیدا ہوتی تھی۔ جب آل یعقوبؑ کو بھی مثل دُوسروں کے قحط سے تکلیف ہوئی یعقوبؑ نے اپنے فرزندوں کو جمع کیا اور کہا میں نے سُنا ہے کہ مصر میں غلّہ ارزان فروخت ہوتا ہے اور مالک غلّہ لوگوں کو روکتا نہیں بلکہ غلّہ دے کر جلد روانہ کر دیتا ہے لٰہذا تم لوگ جاؤ اور اُس سے غلّہ خرید و انشاءاللہ وہ تمہارے ساتھ احسان کرے گا۔ فرزندان یعقوبؑ نے اپنا سامان سفر تیار کیا اور کچھ گوند لے کر مصر کی طرف جاتے تھے تاکہ وہاں سے غلّہ لائیں۔ یوسفؑ بذات خود فروخت کے لئے متوجہ ہوتے تھے اور کسی غیر کو مامور نہ کرتے تھے۔ جب ان کے بھائی اُن کے پاس آئے یوسفؑ نے ان کو پہچانا لیکن ان لوگوں نے یوسفؑ کو نہ

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، اور) اس کی جگہ ہم میں سے کسی کو رکھ لیجیئے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ آپ احسان کرنے والے ہیں ﴿۷۸﴾ (یوسف نے) کہا کہ خدا پناہ میں رکھے کہ جس شخص کے پاس ہم نے اپنی چیز پائی ہے اس کے سوا کسی اور کو پکڑ لیں ایسا کریں تو ہم (بڑے) بے انصاف ہیں ﴿۷۹﴾ جب وہ اس سے ناامید ہوگئے تو الگ ہو کر صلاح کرنے لگے۔ سب سے بڑے نے کہا کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارے والد نے تم سے خدا کا عہد لیا ہے اور اس سے پہلے بھی تم یوسف کے بارے میں قصور کر چکے ہو تو جب تک والد صاحب مجھے حکم نہ دیں میں تو اس جگہ سے ہلنے کا نہیں یا خدا میرے لیے کوئی اور تدبیر کرے۔ اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے ﴿۸۰﴾ تم سب والد صاحب کے پاس واپس جاؤ اور کہو کہ ابا آپ کے صاحبزادے نے (وہاں جاکر) چوری (بقیہ اگلے صفحے پر)

پہچانا۔ یوسفؑ نے ان سے پُوچھا کہ تم لوگ کون ہو، انہوں نے کہا کہ ہم لوگ فرزندان یعقوبؑ ہیں اور وُہ اسحٰقؑ کے بیٹے ہیں وُہ ابراہیمؑ خلیل خدا کے فرزند ہیں جن کو نمرود نے آگ میں ڈالا اور وُہ نہیں جلے اور خدا نے ان پر آگ کو سرد اور باعث سلامتی قرار دیا اور کنعان کے پہاڑ سے آئے ہیں۔ یوسفؑ نے کہا، شاید تم لوگ کسی بادشاہ کے جاسوس ہوگے اور میرے شہر میں جاسُوسی کے لئے آئے ہوگے۔ کہا اے بادشاہ ہم لوگ جاسوس نہیں ہیں اور نہ اصحاب حرب ہیں اور اگر تم کو معلوم ہو جائے کہ ہمارے باپ کون ہیں تو یقیناً تم ہم کو گرامی رکھوگے۔ وُہ پیغمبر خدا ہیں اور پیغمبر خدا کے فرزند ہیں اور بہت اندوہناک ہیں۔ یوسفؑ نے پُوچھا تو تم لوگ تین پیغمبروں کی اولاد ہو لیکن تم صاحبان علم و حلم نہیں ہو اور نہ تم میں وقار و خشوع ہے اور کس سبب سے تمہارے پدر کو اندوہ عارض ہوا ہے حالانکہ وہ پیغمبر ہیں اور پیغمبر زادہ ہیں اور ان کی جگہ بہشت ہے اور تم لوگوں کے ایسے تندرست و توانا بہت سے ان کے فرزند ہیں۔ شاید ان کا حزن تمہاری جہالت، بیوقوفی، جُھوٹ اور مکروفریب کی وجہ سے ہوگا۔ ان لوگوں نے کہا، اے بادشاہ ہم لوگ نادان واحمق نہیں ہیں اور نہ ان کا غم ہماری وجہ سے ہے لیکن ان کا ایک فرزند تھا جو سن کے لحاظ سے ہم سے بہت چھوٹا تھا اور اس کا نام یوسفؑ تھا۔ ایک روز ہمارے ساتھ شکار کے لئے نکلا اور اس کو بھیڑیا کھا گیا اسی روز سے ہمارے والد اب تک برابر محزون اور مغموم گریاں رہتے ہیں۔ یوسفؑ

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، کی۔ اور ہم نے اپنی دانست کے مطابق آپ سے (اس کے لے آنے کا) عہد کیا تھا مگر ہم غیب کی باتوں کو جاننے اور یاد رکھنے والے تو نہیں تھے ﴿۸۱﴾ اور جس بستی میں ہم (ٹھہرے) تھے وہاں سے (یعنی اہل مصر سے) اور جس قافلے میں آئے ہیں اس سے دریافت کر لیجیئے اور ہم اس بیان میں بالکل سچے ہیں ﴿۸۲﴾ (جب انہوں نے یہ بات یعقوب سے آ کر کہی تو) انہوں نے کہا کہ (حقیقت یوں نہیں ہے) بلکہ یہ بات تم نے اپنے دل سے بنالی ہے تو صبر ہی بہتر ہے۔ عجب نہیں کہ خدا ان سب کو میرے پاس لے آئے۔ بے شک وہ دانا (اور) حکمت والا ہے ﴿۸۳﴾ پھر ان کے پاس سے چلے گئے اور کہنے لگے ہائے افسوس یوسف (ہائے افسوس) اور رنج والم میں (اس قدر روئے کہ) ان کی آنکھیں سفید ہو گئیں اور ان کا دل غم (بقیہ اگلے صفحے پر)

نے پُوچھا تم سب بھائی ایک باپ سے ہو کہا ہمارے باپ تو ایک ہیں لیکن ماں متفرق ہیں فرمایا کہ تمہارے باپ نے کیوں اپنے تمام فرزندوں کو بھیجا اور ایک کو اپنے پاس روک لیا تا کہ ان کا مونس ہو اور اس سے ان کو راحت ملے کہا انہوں نے ہمارے ایک بھائی کو جو ہم سب سے بہت چھوٹا تھا اپنے پاس روک لیا فرمایا کہ کیوں اسی کو تم میں سے انہوں نے اختیار کیا کہا اس لئے کہ یوسفؑ کے بعد ہم سب ہیں اسی کو زیادہ دوست رکھتے ہیں۔ یوسفؑ نے کہا میں تم میں سے ایک کو اپنے پاس روکے لیتا ہوں بقیہ سب لوگ اپنے باپ کے پاس جا کر میرا سلام پہنچاؤ اور کہو کہ اس فرزند کو جس کو تم کہتے ہو کہ انہوں نے اپنے پاس روک لیا ہے میرے پاس بھیجدیں تا کہ وُہ مجھ سے بیان کرے کہ ان کے غم کا کیا باعث ہُوا ہے۔ اور کیوں وہ پیری کے وقت سے پہلے ضعیف ہو گئے اور ان کے گریہ اور نابینا ہونے کا کیا سبب ہے۔ یہ سُن کر ان لوگوں نے اپنے درمیان قرعہ ڈالا اور قرعہ شمعون کے نام نکلا۔ یوسفؑ نے ان کو اپنے پاس روک لیا اور ان کے لئے کھانے کا انتظام کر دیا اور کہا کہ کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ میں پیمانہ بھر کر دیتا ہوں اور اس پر اور رعایت بھی کرتا ہوں اس شخص کے ساتھ جو میرے پاس آتا ہے۔ پس اگر اپنے اس بھائی کو نہ لاؤ گے تو ایک پیمانہ بھی تمہارے لئے میرے پاس نہ ہو گا اور تم کو اپنے پاس تک نہ آنے دوں گا۔ ان لوگوں نے کہا جس طرح بھی ممکن ہو گا والد کو راضی کریں گے اور اس باب میں تقصیر نہ کریں گے۔ یوسفؑ نے اپنے

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، سے بھر رہا تھا ﴿۸٤﴾ بیٹے کہنے لگے کہ واللہ اگر آپ یوسف کو اسی طرح یاد ہی کرتے رہیں گے تو یا تو بیمار ہو جائیں گے یا جان ہی دے دیں گے ﴿۸۵﴾ انہوں نے کہا کہ میں اپنے غم واندوہ کا اظہار خدا سے کرتا ہوں۔ اور خدا کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ﴿۸٦﴾ بیٹا (یوں کرو کہ ایک دفعہ پھر) جاؤ اور یوسف اور اس کے بھائی کو تلاش کرو اور خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔ کہ خدا کی رحمت سے بے ایمان لوگ ناامید ہوا کرتے ہیں ﴿۸۷﴾ جب وہ یوسف کے پاس گئے تو کہنے لگے کہ عزیز ہمیں اور ہمارے اہل وعیال کو بڑی تکلیف ہو رہی ہے اور ہم تھوڑا سا سرمایہ لائے ہیں آپ ہمیں (اس کے عوض) پورا غلّہ دے دیجئے اور خیرات کیجیئے۔ کہ خدا خیرات کرنے والوں کو ثواب دیتا ہے ﴿۸۸﴾

(بقیہ اگلے صفحے پر)

ملازموں سے کہا کہ جو چیزیں وُہ لوگ قیمت غلّہ کے لئے لائے ہیں ان کی لا علمی میں ان کے سامان میں رکھ دو تا کہ جب وہ لوگ اپنے گھر پلٹ کر جائیں اور اپنے بار کو کھولیں تو دیکھیں کہ ان کے متاع کو ہم نے انہیں واپس کر دیا ہے تاکہ پھر ہمارے پاس آئیں۔ الغرض ان کے دُوسرے بھائی واپس روانہ ہو گئے۔ جب بھائیوں نے شمعون کو رخصت کیا۔ شمعون نے کہا بھائیو! دیکھتے ہو کہ میں کس امر میں مبتلا ہوں۔ میرے پدر کو میرا اسلام کہنا جب وہ لوگ یعقوبؑ کے پاس آئے کمزور آواز سے ان کا سلام کیا۔ آپ نے پُوچھا کہ کیوں اس قدر کمزور آواز سے تم نے سلام کیا۔ اور کیوں تم میں اپنے دوست شمعون کی آواز مجھ کو نہیں سُنائی دیتی ہے کہا آپ کے پاس ہم اس کی طرف سے آئے ہیں جس کا ملک تمام بادشاہوں سے بہت زیادہ ہے اور اس کے مقابل کا ہم نے کسی کو حکمت و دانائی و خشوع و سکینہ و وقار میں نہیں پایا، بابا جان اگر کوئی آپ کا مثل ہے تو وہی ہے لیکن ہم اس گھر کے رہنے والے ہیں جو بلا کے واسطے خلق ہوئے ہیں۔ بادشاہ نے ہم کو متہم کیا اور کہا کہ میں تمہاری باتوں کا اعتبار نہیں کرتا۔ جب تک تمہارے پدر بنیامین کو نہ بھیجیں اور ان کے ذریعہ سے پیغام بھیجیں کہ ان کے حزن اور پیری اور گریہ کرنے اور نابینا ہونے کا کیا سبب ہے۔ یعقوبؑ نے گمان کیا کہ یہ بھی فریب ہے جو ان لوگوں نے کیا ہے تا کہ بنیامین کو ان کے پاس سے جدا کر دیں۔ کہا میرے فرزندو تمہاری عادت بُری عادت ہے جس طرف جاتے ہو تم میں

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، (یوسف نے) کہا تمہیں معلوم ہے جب تم نادانی میں پھنسے ہوئے تھے تو تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا کیا تھا ﴿۸۹﴾ وہ بولے کیا تم ہی یوسف ہو؟ انہوں نے کہا ہاں میں ہی یوسف ہوں۔ اور (بنیامین کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگے) یہ میرا بھائی ہے خدا نے ہم پر بڑا احسان کیا ہے۔ جو شخص خدا سے ڈرتا اور صبر کرتا ہے تو خدا نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا ﴿۹۰﴾ وہ بولے خدا کی قسم خدا نے تم کو ہم پر فضیلت بخشی ہے اور بے شک ہم خطاکار تھے ﴿۹۱﴾ (یوسف نے) کہا کہ آج کے دن سے تم پر کچھ عتاب (وملامت) نہیں ہے۔ خدا تم کو معاف کرے۔ اور وہ بہت رحم کرنے والا ہے ﴿۹۲﴾ یہ میرا کرتہ لے جاؤ اور اسے والد صاحب کے منہ پر ڈال دو۔ وہ بینا ہو جائیں گے۔ اور اپنے تمام اہل و عیال کو میرے پاس لے آؤ ﴿۹۳﴾ (بقیہ اگلے صفحے پر)

ایک کم ہو جاتا ہے میں اس کو تمہارے ساتھ نہ بھیجوں گا۔ جب فرزندوں نے اپنا سامان کھولا دیکھا کہ ان کے مال غلّہ میں موجود ہیں اور ان کو واپس دیدیئے گئے ہیں جس کی ان کو خبر نہ تھی۔ خوش خوش اپنے باپ کے پاس آئے اور کہا کوئی اس بادشاہ کے مثل نہیں دیکھا گیا۔ وُہ گناہ سے تمام لوگوں سے زیادہ پرہیز کرتا ہے۔ ہمارے مال جو قیمت بعام کے لئے اس کے واسطے ہم لوگ لے گئے تھے گناہ کے خوف سے ہم کو واپس کر دیا ہے۔ اسی مال کو ہم لے جائیں گے اور اپنے گھر والوں کے واسطے غلّہ لائیں گے اور کہا کہ عزیز مصر نے کہا ہے کہ اگر اپنے بھائی کو اپنے ساتھ نہ لاؤ گے تو آئیندہ غلّہ نہ دیں گے۔ لہٰذا ہمارے ساتھ بھیج دیجئے تا کہ اس سے ہم غلّہ لے آئیں بے شبہ ہم اس کی محافظت کریں گے۔ یعقوبؑ نے کہا کیا میں تم کو اس پر امین بناؤں جس کے بھائی پر اس سے قبل امین بنا چکا ہوں، بے شک خدا زیادہ حفاظت کرنے والا ہے اور وہ تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ جو کچھ ہم لائے ہیں وہ بہت تھوڑا سا غلّہ ہے جو ہمارے آزوقہ کے لئے کافی نہ ہو گا۔ یعقوبؑ نے کہا تم جانتے ہو کہ بنیامین تم میں مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے یوسفؑ کے بعد مجھے اس کے ساتھ اُنس ہے اور وہ تمہارے درمیان میری راحت کا باعث ہے میں اس کو تمہارے ساتھ بھیجوں گا۔ جب تک کہ تم خدا کے لئے مجھ سے عہد نہ کرو گے کہ اس کو میرے پاس واپس لاؤ گے۔ مگر یہ کہ تم کو ایسا امر درپیش ہو جس سے تمہارا اختیار نہ چلے، یہ سُن کر ان لوگوں نے قسم

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، اور جب قافلہ (مصر سے) روانہ ہوا تو ان کے والد کہنے لگے کہ اگر مجھ کو یہ نہ کہو کہ (بوڑھا) بہک گیا ہے تو مجھے تو یوسف کی بو آ رہی ہے ﴿۹۴﴾ وہ بولے کہ واللہ آپ اسی قدیم غلطی میں (مبتلا) ہیں ﴿۹۵﴾ جب خوشخبری دینے والا آ پہنچا تو کرتہ یعقوب کے منہ پر ڈال دیا اور وہ بینا ہو گئے (اور بیٹوں سے) کہنے لگے کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں خدا کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ﴿۹۶﴾ بیٹوں نے کہا کہ ابا ہمارے لیے ہمارے گناہ کی مغفرت مانگیئے۔ بے شک ہم خطاکار تھے ﴿۹۷﴾ انہوں نے کہا کہ میں اپنے پروردگار سے تمہارے لیے بخشش مانگوں گا۔ بے شک وہ بخشنے والا مہربان ہے ﴿۹۸﴾ جب یہ (سب لوگ) یوسف کے پاس پہنچے تو یوسف نے اپنے والدین کو اپنے پاس بٹھایا اور کہا مصر (بقیہ اگلے صفحے پر)

کھا کر ضمانت دی اور بنیامین کو اپنے ساتھ لے کر مصر کی جانب کی متوجہ ہوئے۔ یعقوبؑ نے کہا جو کچھ ہم نے کہا ہے خدا اس سے آگاہ ہے اور اس پر گواہ ہے۔ جب ان لوگوں نے چاہا کہ باہر نکلیں۔ یعقوبؑ نے ان سے کہا کہ اے میرے فرزندوں سب کے سب ایک دروازہ سے داخل نہ ہونا ایسا نہ ہو کہ تم کو لوگوں کی نظر لگ جائے مختلف دروازوں سے داخل ہونا اور میں تم سے جو کچھ خدا نے تمہارے لئے مقدر کیا ہے دفع نہیں کر سکتا۔ مگر خدا پر بھروسہ رکھتا ہوں اور توکل کرنے والوں کو چاہیئے کہ اسی پر توکل کریں۔ یعقوبؑ کے نفس میں جو خوف تھا اسے اپنے فرزند بنیامین پر ظاہر کر دیا اور وُہ یقیناً صاحب علم و دانا تھے۔ پھر جب وہ لوگ یعقوبؑ کے پاس سے روانہ ہُوئے تو بنیامین اپنے بھائیوں کے ساتھ کوئی چیز نہ کھاتے تھے نہ ان کے ساتھ بیٹھتے اٹھتے تھے اور نہ ان سے باچیت کرتے تھے۔ جب یوسفؑ کی خدمت میں پہنچے، حضرت نے دریافت کیا آیا میرا پیغام اپنے تدر کو پہنچا دیا ان لوگوں نے کہا ہاں، اور جواب میں اپنے بھائی کو لائے ہیں جو چاہے اس سے پوچھ لیجئے۔ یوسفؑ نے سلام کیا اور یوسفؑ کی نگاہ اپنے بھائی پر پڑی تو بہت خوش ہُوئے اور جب دیکھا کہ ان لوگوں سے وہ علیٰحدہ بیٹھے ہیں کہا کہ تم ان کے بھائی ہو کہا ہاں فرمایا کیوں ان کے ساتھ نہیں بیٹھتے کہا اس لئے کہ میرا ایک حقیقی بھائی تھا یہ لوگ اس کو اپنے ساتھ لے گئے اور واپس نہ لائے اور بتایا گیا کہ بھیڑیا اس کو کھا گیا۔ اس لئے میں نے قسم کے ساتھ اپنے اوپر لازم

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، میں داخل ہو جایئے خدا نے چاہا تو جمع خاطر سے رہیئے گا ﴿۹۹﴾ اور اپنے والدین کو تخت پر بٹھایا اور سب یوسفؑ کے آگے سجدہ میں گر پڑے اور (اس وقت) یوسف نے کہا ابا جان یہ میرے اس خواب کی تعبیر ہے جو میں نے پہلے (بچپن میں) دیکھا تھا۔ میرے پروردگار نے اسے سچ کر دکھایا اور اس نے مجھ پر (بہت سے) احسان کئے ہیں کہ مجھ کو جیل خانے سے نکالا۔ اور اس کے بعد کہ شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں فساد ڈال دیا تھا۔ آپ کو گاؤں سے یہاں لایا۔ بے شک میرا پروردگار جو چاہتا ہے تدبیر سے کرتا ہے۔ وہ دانا (اور) حکمت والا ہے ﴿۱۰۰﴾ (جب یہ سب باتیں ہو لیں تو یوسف نے خدا سے دعا کی کہ) اے میرے پروردگار تو نے مجھ کو حکومت سے بہرہ دیا اور خوابوں کی تعبیر کا علم بخشا۔ اے آسمانوں اور

(بقیہ اگلے صفحے پر)

کر لیا ہے کہ کسی امر میں ان کے ساتھ شریک نہ ہوں گا، جب تک زندہ ہوں۔ یوسفؑ پوچھا تمہارا نام کیا ہے کہا ابن یامین، یہ نام اس لئے رکھا گیا کہ جب میں پیدا ہوا میری ماں کا انتقال ہو گیا۔ یعنی میں صاحب عزا فرزند ہوں۔ پوچھا تمہاری ماں کا کیا نام تھا، کہا راحیل دختر لیان۔ پوچھا کیا تمہارے بیوی بھی ہے، کہاہاں، پُوچھا بچّے بھی پیدا ہوئے، کہاہاں، پُوچھا کتنے بچّے ہیں، کہا دس پسر پیدا ہوئے۔ پُوچھا اُن کے نام کیا ہیں۔ کہا اُن کے نام اپنے بھائی کے نام سے مشتق کئے ہیں جو میری ماں کے بطن سے تھے اور وُہ ہلاک ہو گئے ہیں۔ یوسفؑ نے کہا کہ اُس کا صدمہ تم کو اس قدر ہُوا کہ تم نے ایسا کیا۔ بتاؤ لڑکوں کے نام کیا ہیں کہا بالعا، اخیر، اشکل، احیا، خیر، نعمان، اور، ارس، حیسم، اور یتم۔ پوچھا ان کے معنی کیا ہیں۔ کہا بالعا اس لئے نام رکھا کہ زمین نے میرے بھائی کو چُھپا لیا۔ اخیر، اس لئے کہ وُہ میری ماں کے پہلے بیٹے تھے۔ اشکل، اس لئے کہ وہ میرا حقیقی بھائی تھا۔ خیر، اس لئے کہ وہ جس جگہ رہا بخیر رہا، نعمان، اس لئے کہ وہ ماں باپ کو پیارا تھا۔ اور، اس وجہ سے کہ وہ حسن و جمال میں مثل پھول کے تھے۔ ارس، اس لئے کہ وہ بدن کے مقابلہ میں سر کے مانند تھا۔ حیسم، اس واسطے کہ میرے باپ نے فرمایا کہ وہ زندہ ہے۔ یتم، اس سبب سے کہ اگر میں اس کو دیکھتا تھا تو میری آنکھیں روشن ہوتی تھیں اور بے انتہا مسرّت ہوتی تھی۔ ایک اور روایت کے مطابق ان کے تین پسر تھے جن کے بھیڑیا، پیراہن اور خون رکھا۔ جب یوسفؑ نے پُوچھا ایسے نام کیوں رکھے، کہا اس لئے کہ اپنے بھائی کو بھول نہ جاؤں بلکہ جب کسی ایک کا پکاروں میرا بھائی یاد آجائے۔ پھر یوسفؑ نے پُوچھا، صاحبزادے تمہارے پدر نے کیا پیغام بھیجا ہے۔ بنیامین نے کہا مجھ کو آپ کے پاس بھیجا ہے اور سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ آپ نے میرے پاس پیغام بھیجکر میرے

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، زمین کے پیدا کرنے والے توہی دنیا اور آخرت میں میرا کارساز ہے۔ تو مجھے (دنیا سے) اپنی اطاعت (کی حالت) میں اٹھائیو اور (آخرت میں) اپنے نیک بندوں میں داخل کیجیو ﴿۱۰۱﴾ (اے پیغمبر) یہ اخبار غیب میں سے ہیں جو ہم تمہاری طرف بھیجتے ہیں اور جب برادران یوسف نے اپنی بات پر اتفاق کیا تھا اور وہ فریب کر رہے تھے تو تم ان کے پاس تو نہ تھے ﴿۱۰۲﴾

سورۃ یوسف

حزن اور قبل از وقت پیر ہونے، رونے اور نابینا ہونے کا سبب دریافت کیا ہے۔ تو جو شخص آخرت کو زیادہ یاد کرتا ہے اس کا حزن واندوہ زیادہ ہوتا ہے اور میرا بڑھاپا وقت سے پہلے روز قیامت کی یاد کے سبب سے ہے اور مجھ کو میرے حبیب یوسفؑ کے غم نے رولایا اور میری آنکھوں کو بے نور کر دیا ہے۔ اور مجھے اطلاع ہوئی ہے کہ میرے غم کے سبب سے آپ بھی محزون ہُوئے۔ اور میرے معاملہ میں اہتمام کیا ہے تو خدا آپ کو جزائے خیر اور ثواب عظیم کرامت فرمائے اور آپ کا مجھ پر اس سے زیادہ کوئی احسان نہ ہو گا کہ میرے فرزند بنیامین کو جلد میرے پاس واپس بھیج کر مجھے شاد کیجئے کیونکہ یوسفؑ کے بعد اس کو تمام فرزندوں سے بہت زیادہ دوست رکھتا ہوں۔ میں اپنی وحشت میں اس سے اُنس حاصل کروں گا۔ اور اپنی تنہائی کو اس سے دُور کروں گا۔ اور میرے لئے آزوقہ بھی جلد بھیجئے جس سے اپنے عیال کے امر میں مدّد حاصل کروں گا۔ جب یوسفؑ نے اپنے پدر کا پیغام سُنا گریہ گلوگیر ہُوا اور اصبر نہ کر سکے اُٹھے اور مکان میں داخل ہو کر بہت روئے پھر باہر آئے اور حکم دیا تو ان لوگوں کے لئے کھانا لایا گیا تو۔ یوسفؑ نے فرمایا کہ دو دو آدمی جو ایک ماں کے بطن سے ہوں ایک ایک خوان پر بیٹھیں۔ یہ سُن کر سب کے سب بیٹھ گئے مگر بنیامین کھڑے رہے یوسفؑ نے کہا کیا تمہارا کوئی حقیقی بھائی نہ تھا؟ کہا تھا، پُوچھا کیا ہُوا جواب دیا۔ کہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کو بھیڑیا کھا گیا۔ یوسفؑ نے کہا اچھا آؤ میرے خوان پر بیٹھو، برادران یوسفؑ

ترجمہ، اے یعقوب کی اولاد! میرے وہ احسان یاد کرو، جو میں نے تم پر کئے تھے اور یہ کہ میں نے تم کو جہان کے لوگوں پر فضیلت بخشی تھی ﴿۴۷﴾ اور اس دن سے ڈرو جب کوئی کسی کے کچھ کام نہ آئے اور نہ کسی کی سفارش منظور کی جائے اور نہ کسی سے کسی طرح کا بدلہ قبول کیا جائے اور نہ لوگ (کسی اور طرح) مدد حاصل کر سکیں ﴿۴۸﴾ اور (ہمارے ان احسانات کو یاد کرو) جب ہم نے تم کو قومِ فرعون سے نجات بخشی وہ (لوگ) تم کو بڑا دکھ دیتے تھے تمہارے بیٹوں کو تو قتل کر ڈالتے تھے اور بیٹیوں کو زندہ رہنے دیتے تھے اور اس میں تمہارے پروردگار کی طرف سے بڑی (سخت) آزمائش تھی ﴿۴۹﴾ اور جب ہم نے تمہارے لیے دریا کو پھاڑ دیا تم کو نجات دی اور فرعون کی قوم کو غرق کر دیا اور تم دیکھ ہی تو رہے تھے ﴿۵۰﴾ سورۃ البقرۃ

نے کہا کہ خدا یوسفؑ اور اس کے بھائی کو ہمیشہ ہم پر فوقیت دیتا ہے یہاں تک کہ بادشاہ نے اس کو اپنے ساتھ خوان پر بٹھایا۔ پھر یوسفؑ نے اپنے دوسرے بھائیوں سے کہا کہ تم لوگ باہر جاؤ اور بنیامین کو اپنے پاس روک لیا۔ وہ لوگ باہر چلے گئے ،بنیامین کو اپنے پاس طلب کیا اور کہا میں تمہارا بھائی یوسفؑ ہوں تو جو کچھ ان لوگوں نے کیا اس پر غمگین نہ ہو میں چاہتا ہوں کہ تم کو اپنے پاس روک لوں۔ بنیامین نے کہا کہ اور سب بھائی نہیں مانیں گے کیونکہ بابا نے چلتے وقت ان سے خدا کا عہد و پیمان لیا ہے کہ وُہ مجھ کو ان کے پاس واپس لے جائیں گے۔ یوسفؑ نے کہا میں ایک تدبیر کرتا ہوں اور حیلہ تلاش کرتا ہوں۔ لیکن جو کچھ دیکھنا اس کو ظاہر نہ کرنا اور بھائیوں کو خبر نہ کرنا پھر جب یوسفؑ سے ان کو غلّہ دے دیا اور مزید احسان ان کے ساتھ عمل میں لا چکے اپنے ایک ملازم سے کہا کہ اس صاع کو نبیامین کے بار میں پوشیدہ کردو وُہ صاع سونے کا تھا جس سے غلّہ تاپتے تھے۔ غرض اس کو بنیامین کے بار میں چھپا دیا اس طرح کہ ان کے بھائیوں کو خبر نہ ہو سکی جب وُہ بار کر چکے اور واپس روانہ ہونے لگے تو یوسفؑ نے اپنے ملازم کو بھیجکر ان لوگوں کو روک لیا، پھر یوسفؑ نے اُن لوگوں میں منادی کرائی کہ اے اہل قافلہ تم لوگ چور ہو یہ سُن کر برادران یوسفؑ آئے اور پُوچھا کہ تمہاری کیا چیز گم ہُوئی ہے ملازموں نے کہا کہ بادشاہ کا صاع گم ہو گیا ہے جو شخص اس کو لائے گا۔ ہم اس کو ایک شتر مال دیں گے اور ہم ضامن ہیں کہ مال اس کو دلوادیں گے۔ برادران یوسفؑ نے کہا کہ خدا کی قسم آپ لوگ سمجھ لیں کہ ہم اس لئے نہیں آئے ہیں کہ زمین میں فساد پھیلا دیں اور ہم لوگ چور بھی نہیں ہیں۔ یوسفؑ نے کہا اس کی کیا سزا ہے جس کے پاس پیمانہ نکلے۔ ان لوگوں نے کہا اس کی سزا یہ ہے کہ اسے آپ غلام بنالیں اور ہم لوگ بھی ظالموں کو یہی سزا دیتے ہیں، یعقوبؑ کی شریعت میں ایسا ہی حکم تھا۔ کہ جو شخص چوری کرتا اس کو غلام بنالیتے

ترجمہ ،اے یعقوب کی اولاد ! میرے وہ احسان یاد کرو جو میں نے تم پر کئے تھے اور اس اقرار کو پورا کرو جو تم نے مجھ سے کیا تھا۔ میں اس اقرار کو پورا کروں گا جو میں نے تم سے کیا تھا اور مجھی سے ڈرتے رہو ﴿٤٠﴾

تھے۔ یوسفؑ نے رفع تہمت کے لئے فرمایا کہ بنیامین کے بار میں نکلا تو ان کو پکڑ لیا اور قید کر دیا۔ فرزندان یعقوبؑ کے درمیان ایسا حکم تھا کہ جب کوئی شخص چوری کرتا اس کو غلامی میں لے لیتے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ایک دفعہ یوسفؑ کے بچپن کا ایک واقعہ تھا جب یوسفؑ اپنی پھوپھی کے پاس رہتے تھے اور وُہ ان کو بہت دوست رکھتی تھیں۔ اسحٰقؑ کا ایک کمربند تھا جس کو انہوں نے یعقوبؑ کو دیا تھا اور جب وہ گُم ہو جاتا تھا تو جبرئیلؑ آکر بتلاتے تھے کہ کہاں اور کس کے پاس ہے پھر اُس سے لے لیا جاتا تھا اور اُس کو غلامی میں گرفتار کر لیتے تھے۔ وہ کمربند ان کی بہن دختر اسحٰقؑ سارہ کے پاس تھا جو مادر اسحٰقؑ کی ہمنام تھی۔ سارہ یوسفؑ سے بہت محبّت کرتی تھیں اور چاہتی تھیں کہ اُن کو اپنی فرزندی میں لے لیں۔ جب یعقوبؑ نے چاہا کہ یوسفؑ کو ان کے پاس سے لے جائیں تو وہ بہت رنجیدہ ہوئیں اور کہا ابھی رہنے، میں دو دنوں میں بھیجدوں گی۔ پھر انہوں نے کمربند کو یوسفؑ کے کپڑوں کے نیچے کمر میں باندھ دیا۔ جب یوسفؑ اپنے باپ کے پاس آئے ان کی پھوپھی بھی آئیں اور کہا کہ میرے پاس سے کمربند چوری ہو گیا ہے اور تلاش کرنے لگیں۔ اُسوقت جبرئیلؑ نازل ہُوئے اور کہا کہ اے یعقوبؑ کمربند یوسفؑ کے پاس ہے اور بنا بر مصلحت الٰہی اُن پر یہ نہیں ظاہر کیا کہ سارہ نے کیا تدبیر کی ہے۔ آخر کار کمربند یوسفؑ کے کمر سے ملا تو سارہ نے کہا چونکہ یوسفؑ نے کمربند چُرایا ہے۔ لٰہذا میں زیادہ حقدار ہوں کہ ان کو غلامی میں لیجاؤں۔ یعقوبؑ نے فرمایا کہ وُہ تمہارا غلام ہے۔ بشرطیکہ اُس کو فروخت نہ کرو اور نہ کسی کو بخش دو۔ کہا میں قبول کرتی ہوں بشرطیکہ مجھ سے آپ نہ لے لیں اور میں اسی وقت اُس کو آزاد کرتی ہوں۔ پھر یوسفؑ کو آزاد کیا اور اسی حیلہ سے یوسفؑ کو اپنے پاس لے گئیں۔ بس حقیقت میں

ترجمہ، (اے یہود و نصارٰی) کیا تم اس بات کے قائل ہو کہ ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد یہودی یا عیسائی تھے۔ (اے محمد ﷺ ان سے) کہو کہ بھلا تم زیادہ جانتے ہو یا خدا؟ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون، جو خدا کی شہادت کو، جو اس کے پاس (کتاب میں موجود) ہے چھپائے۔ اور جو کچھ تم کر رہے ہو، خدا اس سے غافل نہیں ﴿۱٤٠﴾

ان لوگوں نے نہ چوری کی تھی اور نہ یوسفؑ نے جھوٹ کہا کیونکہ یوسفؑ کی غرض یہ تھی کہ تم لوگوں نے یوسفؑ کو ان کے باپ سے چُرالیا۔ برادران یوسفؑ نے کہا کہ اگر بنیامین نے چوری کی تو اس کے بھائی یوسفؑ نے بھی پہلے چوری کی تھی یہ سُن کر یوسفؑ خاموش رہے اور کچھ جواب نہ دیا اور دل میں کہا کہ تم ہی لوگ بد کردار ہو جس طرح کہ یوسفؑ کو ان کے باپ سے چُرایا اور خدا بہت زیادہ جاننے والا ہے۔ جو کچھ تم کہتے ہو پھر سب بھائی جمع ہوئے اور غیظ میں ان کے بدن سے زرد خون ٹپکتا تھا۔ وہ یوسفؑ سے ان کے بھائی کے روک لئے جانے کے بارے میں تکرار کر رہے تھے۔ فرزندان یعقوبؑ کی عادت یہ تھی کہ جب ان کو غصّہ آتا تھا ان کے جسم کے بال کھڑے ہو کر کپڑوں سے باہر نکل آتے تھے، اور اُن بالوں کی نوک سے زرد خون ٹپکنے لگتا تھا۔ پھر ان میں سے ایک نے یوسفؑ سے کہا کہ اے عزیز بہ تحقیق کہ بنیامین کے باپ بہت ضعیف آدمی ہیں لہٰذا ہم میں سے کسی ایک کو اس کے بجائے قید کر لیجئے کیونکہ ہم آپ کو بہت نیک سمجھتے ہیں اور اس کو رہا کر دیجئے۔ یوسفؑ نے کہا معاذاللہ خدا کی پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ جس کے پاس سے میری چیز نکلی ہے اس کے بجائے کسی دُوسرے کو گرفتار کروں یہ نہیں کہا کہ جس نے میری چیز چُرائی ہے۔ تاکہ جھوٹ نہ ہو جائے اور کہا کہ اگر کسی دوسرے کو گرفتار کروں گا تو ظالم ٹھہروں گا۔ جب وہ لوگ بنیامین سے ناامید ہوئے اور چاہا کہ اپنے باپ کے پاس واپس ہوں۔ ان کے بڑے بھائی نے جو ایک روایت کی بناء پر لاوی تھے اور دُوسری روایت کے مطابق یُھودا تھے ان سے کہا کہ شاید تم لوگوں کو یاد نہیں ہے کہ تمہارے پدر نے تم سے پیمان خدا اس فرزند کے بارے میں لیا ہے اور اس سے پہلے تم نے یوسفؑ کے بارے میں خطا کی تم لوگ ان کے پاس واپس جاؤ۔ لیکن میں تو نہیں جاؤں گا اور زمین مصر سے اُس وقت تک باہر نہ نکلوں گا۔ جب تک کہ میرے باپ اجازت نہ دیں گے۔ یا میرے لئے خدا کا حکم نازل ہو کہ اپنے بھائی کو ان سے واپس لے لوں اور وہ بہترین

ترجمہ، اے آلِ یعقوب ہم نے تم کو تمہارے دشمن سے نجات دی اور تورات دینے کے لئے تم سے کوہ طور کی داہنی طرف مقرر کی اور تم پر من اور سلویٰ نازل کیا (۸۰) سورۃ طٰہٰ

حکم کرنے والوں میں سے ہے۔ پھر اُن سے کہا کہ تم لوگ واپس جاؤ اور کہو کہ بابا تمہارے لڑکے نے چوری کی اور ہم گواہی نہیں دیتے ہیں۔ مگر جو کچھ جانتے ہیں اور ہم غیب کے امور سے واقف نہیں ہیں آپ ان شہر والوں سے اور اہل قافلہ سے جن کے ساتھ ہم لوگ تھے دریافت کر لیجئے۔ یقیناً ہم لوگ راست گو ہیں۔ چنانچہ برادران یوسفؑ باپ کی طرف واپس ہوئے اور لاوی مصر میں ٹھہر گئے اور یوسفؑ کی مجلس میں حاضر ہُوئے اور بنیامین کے بارے میں بہت بحث کی، یہاں تک کہ آوازیں بلند ہوئیں اور لاوی کو غصّہ آ گیا۔ ان کے نشانہ پر ایک بال تھا۔ جب کو غصّہ آتا تھا تو وہ بال کھڑا ہو جاتا تھا اور اس سے خون بہنے لگتا تھا اور جب تک فرزندان یعقوبؑ میں سے کسی کا ہاتھ نہیں لگتا تھا سکوں نہیں ہوتا تھا۔ جب حضرت یوسفؑ نے دیکھا کہ خون ان کے بال سے جاری ہے تو یوسفؑ کے سامنے ان کے فرزندوں میں سے ایک فرزند تھا اس کے ہاتھ میں سونے کا ایک انار تھا جس سے وہ کھیل رہا تھا۔ یوسفؑ نے اس سے انار لے کو لاوی کی طرف پھینک دیا۔ وُہ لڑکا انار کے پیچھے دوڑا اور چاہا کہ اس کو پکڑے اس کا ہاتھ لاوی سے مس ہُوا اور ان کا غصّہ فرد ہو گیا۔ لاوی کو شک ہوا اور لڑکے نے انار کو لے لیا اور یوسفؑ کے پاس واپس آیا پھر یوسفؑ اور لاوی کے درمیان بات بڑھی یہاں تک کہ لاوی کو غصّہ آیا اور ان کے شانہ کا بال بلند ہوا اور خون اس سے جاری ہوا تو پھر یوسفؑ نے انار کو لے کر ان کی طرف پھینکا اور وہ طفل اس کے پیچھے گیا اور اس کا ہاتھ لاوی سے مس ہوا اور ان کا غصّہ ساکن ہو گیا اسی طرح تین مرتبہ ہوا تو لاوی نے کہا کہ شاید اس گھر میں فرزندان یعقوبؑ میں سے کوئی ہے۔ جب برادران یوسفؑ یعقوبؑ کے پاس پہنچے اور بنیامین کے قصّہ کو بیان کیا۔ فرمایا کہ تمہارے نفسوں نے کسی امر کو زینت دی ہے اور وہ تمہارے فعل سے قیدا ہوا ہے ورنہ عزیز کیا جانیں کہ چور کو چوری کے سبب سے غلامی میں لے لینا چاہیئے میں صبر و جمیل کرتا ہوں شاید کہ حق تعالیٰ سب کو میرے پاس پہنچا دے یقیناً وہ دانا اور حکیم ہے

ترجمہ، اور ہم نے ابراہیم کو اسحٰق عطا کئے۔ اور مستزاد بر آں یعقوب۔ اور سب کو نیک بخت کیا

پھر انکی جانب سے منھ پھیر لیااور کہا کس قدر افسوس ہے یوسفؑ پر۔ان کی آنکھیں یوسفؑ کے غم میں رونے اور محزوں رہنے کے سبب سے سفید ہو گئی تھیں اور وہ نابینا ہو گئے تھے۔ ان کے بھائیوں کی طرف سے ان کو بہت غصّہ تھا لیکن وہ ان لوگوں پر ظاہر نہیں کرتے تھے۔ منقول ہے کہ یوسفؑ کے لئے یعقوبؑ کا صدمہ ستر عورتوں کے غم کے برابر جن کے فرزند مر گئے ہوں اور ان کو صدمہ ہو، بس یعقوبؑ نے یوسف کے لئے اس قدر گریہ کیا کہ ان کی آنکھیں ضائی ہو گئیں، یہاں تک کہ ان سے ان کے فرزندوں نے کہا کہ ہمیشہ یوسفؑ کو آپ یاد کرتے ہیں نتیجہ یہ ہو گا کہ بیمار ہو جائیں گے یا ہلاکت کے قریب پہنچیں گے۔ اسی طرح یوسفؑ نے یعقوبؑ کی مفارقت پر اس قدر گریہ کیا کہ اہل زندان کو اذیت ہونے لگی اور ان لوگوں نے کہا یا تو آپؑ رات کو گریہ کیجئے اور دن میں خاموش رہیے اور یا دن کو رویا کیجئے اور رات کو چت رہیئے۔ روایت یہ بھی ہے کہ لوگوں نے تین خصلتوں کو تین شخصوں سے اخذ کیا ہے صبر کو ایّوبؑ سے شکر کو نوحؑ سے اور حسد کو فرزندان یعقوبؑ سے۔ یعقوبؑ کلمہ "اناللہ وانا الیہ راجعون" نہیں جانتے تھے اسی لئے "وااسفا علی یوسف" کہتے تھے۔ان کے بھائی کہتے تھے کہ خدا کی قسم آپ یوسفؑ کو یاد کرنا ترک نہیں کریں گے یہاں تک کہ ہلاکت کے قریب پہنچ جائیں گے یا ہلاک ہو جائیں گے۔ یعقوبؑ نے کہا میں اپنے غم اور اندوہ عظیم کی شکایت نہیں کرتا مگر خدا سے اور اس کے کرم اور اس کی رحمت کو جس قدر جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ اے فرزند جاؤ اور یوسفؑ اور اس کے بھائی کی تلاش کرو اور خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہو اس لئے کہ کافروں کے سوا اس کی رحمت سے کوئی ناامید نہیں ہوتا۔ حالانکہ بیس سال ان کی مفارقت کر ہو چکے تھے اور ان کی آنکھیں ان پر بہت رونے سے نابینا ہو چکی تھیں لیکن پھر بھی یعقوبؑ جانتے تھے کہ یوسفؑ زندہ ہیں کیونکہ اپنے پرورگار سے سحر کو دُعا

ترجمہ، اور ہم نے اُن کو اسحٰق اور یعقوب بخشے اور اُن کی اولاد میں پیغمبری اور کتاب (مقرر) کر دی اور ان کو دنیا میں بھی اُن کا صلہ عنایت کیا اور وہ آخرت میں بھی نیک لوگوں میں ہوں گے ﴿۲۷﴾

سورۃ العنکبوت

کی تھی کہ ملک الموت کو ان کے پاس بھیجدے۔ لہٰذا ملک الموت نہایت حسین شکل اور پاکیزہ خوشبو میں ان پر نازل ہوئے۔ یعقوبؑ نے پُوچھا کہ تم کون ہو کہا میں ملک الموت ہوں تم نے خدا سے سوال کیا تھا کہ مجھ کو تمہارے پاس بھیجدے مجھ سے کیا حاجت ہے۔ یعقوبؑ نے کہا مجھ کو بتلاؤ کہ روحوں کو کہاں سے لیتے ہو اپنے اعوان سے یا متفرق طور پر۔ کہا متفرق طور پر لیتا ہوں۔ یعقوبؑ نے کہا کہ میں تم کو خدائے ابراہیمؑ و اسحٰقؑ و یعقوبؑ کی قسم دیتا ہوں کہ مجھ سے بیان کرو کہ کیا، یوسفؑ کی رُوح بھی تمہارے پاس پہنچی ہے۔ جواب دیا نہیں اس وقت سے ان کو معلوم تھا کہ یوسفؑ زندہ ہیں اور اپنے فرزندوں سے کہا کہ جاؤ یوسفؑ اور اس کے بھائی کو تلاش کرو اور خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہو اس لئے کہ کافروں کے گروہ کے سوا کوئی اس کی رحمت سے ناامید نہیں ہوتا۔ ایک روایت کے مطابق کہ صبر جمیل یہ ہے کہ لوگوں سے کسی طرح کوئی شکایت نہ کی جائے۔ بہ تحقیق کہ حق تعالٰی نے یعقوبؑ کو ایک رسالت کے ساتھ ایک راہب و عابد کے پاس بھیجا۔ جب راہب کی نظر اُن حضرت پر پڑی سمجھا کہ ابراہیمؑ ہیں جلدی سے کھڑا ہو گیا اور ہاتھ حضرت کی گردن میں ڈال کر کہا کہ خلیل خدا مرحبا۔ یعقوبؑ نے کہا میں ابراہیمؑ نہیں ہوں بلکہ اسحٰقؑ کا فرزند ابراہیمؑ کا پوتا یعقوبؑ ہوں۔ راہب نے کہا کیوں اس قدر بڑھے ہو گئے ہو کہا غم واندوہ نے مجھ کو ضعیف کردیا۔ جب واپس ہوئے اور راہب کے دروازہ سے ابھی باہر نہ ہوئے تھے کہ وحی خدا اُن کو پہنچی کہ اے یعقوبؑ میرے بندوں سے میری شکایت کرتے ہو۔ حضرت اُسی چوکھٹ کے قریب سجدہ میں گر پڑے اور عرض کی پروردگارا پھر ایسے فعل کا ارتکاب نہ کرونگا۔ خدا نے وحی فرمائی کہ میں نے تم کو معاف کیا لیکن آئندہ ایسا عمل نہ کرنا پھر حضرت نے کسی سے شکایت نہ کی اس کے بعد جو کچھ حضرت پر دُنیا کی مصیبتیں گذریں سوائے اس کے کہ ایک

ترجمہ، اور ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کو یاد کرو جو ہاتھوں والے اور آنکھوں والے تھے ﴿۴۵﴾ ہم نے ان کو ایک (صفت) خاص (آخرت کے) گھر کی یاد سے ممتاز کیا تھا ﴿۴۶﴾ اور ہمارے نزدیک منتخب اور نیک لوگوں میں سے تھے ﴿۴۷﴾ سورۃ ص

روز کہا کہ میں اپنے حزن وانددوہ کی شکایت کرتا ہوں مگر خدا سے اور خدا کا کرم جس قدر میں جانتا ہوں اے فرزندو تم نہیں جانتے۔

ایک روایت کے مطابق عزیز مصر نے ایک قاصد کو بھی یعقوبؑ کے پاس بنیامین کے سلسلے میں بھیجا جس نے بنیامین کے سامان میں عزیز مصر کی چیز نکلنے کا واقعہ یعقوبؑ کو بتایا اور کہا کہ اس سبب سے میں نے بنیامین کو غلامی میں لے لیا ہے۔ پس کوئی امر یعقوبؑ پر اس نامہ سے زیادہ دشوار نہیں گذرا۔ قاصد سے کہا کہ ٹھہرو تا کہ میں جواب لکھوں اور تحریر فرمایا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، یہ خط یعقوبؑ اسرائیل خدا ابراہیم خلیلؑ الرحمٰن کے فرزند اسحٰقؑ ذبیح خدا کے بیٹے کا ہے، اما بعد میں نے تمہارے خط کا مضمون سمجھا جو تم نے ذکر کیا ہے کہ میرے فرزند کو تم نے غلامی میں لیا ہے۔ بہ تحقیق کہ میرے جدّا ابراہیمؑ کو نمرود ملعون نے جو روئے زمین کا بادشاہ تھا آگ میں ڈالا اور وُہ نہ جلے۔ خدا نے اُن پر آگ کو سرد اور سلامت کردیا اور میرے پدر اسحٰقؑ کے بارے میں میرے جدّا ابراہیمؑ کو خدا نے حکم دیا کہ اُن کو اپنے ہاتھ سے ذبح کریں جب انہوں نے چاہا کہ ذبح کریں خدا نے ایک بڑے گوسفند کو ان کا فدیہ قرار دیا۔ بہ تحقیق کہ میں ایک فرزند رکھتا تھا کہ اس سے زیادہ کوئی دنیا میں مجھے محبوب نہیں تھا۔ وُہ میری آنکھ کی روشنی اور میوۂ دل تھا اس کے بھائی اس کو لے گئے اور واپس آکر کہا کہ اس کو بھیڑے نے کھالیا ہے اس غم سے میری کمر خم ہوگئی اور اس پر ایک بھائی تھا مجھے اس سے بھی انس تھا وُہ اپنے دُوسرے بھائیوں کے ساتھ تمہارے پاس گیا تا کہ وُہ سب ہمارے واسطے غلّہ لائیں۔ وُہ لوگ میرے پاس آئے اور کہا کہ اُس نے بادشاہ کا پیمانہ چرایا اور تم نے اس کو قید کرلیا ہے۔ ہم ایسے خاندان کے لوگ نہیں ہیں کہ سرقد

ترجمہ، کہو کہ ہم خدا پر ایمان لائے اور جو کتاب ہم پر نازل ہوئی اور جو صحیفے ابراہیم اور اسماعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور ان کی اولاد پر اترے اور جو کتابیں موسیٰ اور عیسیٰ اور دوسرے انبیاء کو پروردگار کی طرف سے ملیں سب پر ایمان لائے ہم ان پیغمبروں میں سے کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے اور ہم اسی (خدائے واحد) کے فرماں بردار ہیں ﴿۸۴﴾ سورۃ آل عمران

اور گناہ کبیرہ ہمارے لئے زیبا ہو۔ میں تم سے سوال کرتا ہُوں اور خدائے ابراہیمؑ و اسحٰقؑ و یعقوبؑ کی قسم دیتا ہوں کہ مجھ پر احسان کرو اور خدا کا تقرب حاصل کرو اور اس کو مجھے واپس دے دو۔ جب عزیز کے قاصد نے نامہ کو یعقوبؑ سے لیا اور روانہ ہوا تو یعقوبؑ نے آسمان کی جانب ہاتھ بلند کیا اور دُعا کی۔ قاصد یعقوبؑ کے خط کو لے کر مصر گیا تو یوسفؑ نے خط کو پڑھا اس کو بوسہ دیا اور آنکھوں سے لگایا اور بہت روئے اور دُوسری روایت میں ہے کہ جب نامہ کو کھولا گریہ ضبط نہ ہو سکا۔ اُٹھے اور گھر گئے خط کو پڑھا اور بہت روئے پھر اپنے مُنہ کو دھویا اور دربار میں آئے۔ پھر ان پر گریہ غالب ہُوا اور گھر میں واپس گئے روئے اور پھر مُنہ کو دھویا اور باہر آئے۔ جب باہر آئے بھائیوں نے کہا اے عزیز مصر ہم کو تمہاری مہربانی اور مروّت معلوم ہو چکی ہے اور ہم قحط و گرسنگی میں گرفتار ہیں اور ہمارے پاس سرمایہ کم ہے لٰہذا ہمارے سرمایہ کا خیال کیجئے اور ہم کو پورا پیمانہ دیجئے اور کافی غلّہ دینے سے قبل ہمیں ہمارے بھائی کو بھیک میں دیجئے یقیناً خدا تصّدق کرنے والوں کو اچھی جزا دیتا ہے یوسفؑ نے کہا آیا جانتے ہو کہ تم نے یوسفؑ اور انکے بھائی کے ساتھ کیا کیا؟ جس وقت کہ جاہل اور نادان تھے۔ ان لوگوں نے کہا شاید تم یوسفؑ ہو فرمایا، ہاں میں یوسفؑ ہوں اور یہ میرا بھائی ہے بیشک خدا نے ہم پر احسان و انعام کیا بہ تحقیق جو شخص کہ پرہیز گاری کرتا ہے اور بلاؤں پر صبر کرتا ہے تو یقیناً خدا نیکوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔ بھائیوں نے کہا کہ یقیناً خدا نے ہم لوگوں پر تم کو صورت و سیرت میں فضیلت دی ہے۔ بیشک ہم لوگ خطا کار تھے، جو کچھ تمہارے ساتھ کیا۔ یوسفؑ نے کہا کہ آج تم پر کوئی الزام نہیں ہے خدا تم کو بخش دے اور وہ ارحم الراحمین ہے۔ پھر یوسفؑ نے کہا کہ وُہ لوگ یعقوبؑ کے پاس واپس جائیں اور فرمایا کہ میرا پیراہن لے جاؤ اور میرے پدر کے چہرے پر رکھ دو تا کہ وہ بینا ہو جائیں اور سب لوگ بمعہ اہل و

ترجمہ، بنی اسرائیل کے لیے (تورات کے نازل ہونے سے) پہلے کھانے کی تمام چیزیں حلال تھیں بجز ان کے جو یعقوب نے خود اپنے اوپر حرام کر لی تھیں کہہ دو کہ اگر سچے ہو تو تورات لاؤ اور اسے پڑھو (یعنی دلیل پیش کرو) ﴿۹۳﴾ سورۃ آل عمران

عیال کے میرے پاس آؤ۔ یہ پیراہن وہی تھا جو یعقوبؑ نے اُن کے گلے میں لٹکایا تھا۔ یہ پیراہن جب ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالا گیا تھا تو جبرئیلؑ ان کے لئے ایک جائمہ بہشت لائے اور ان کو پہنایا کہ اس پر گرمی اور سردی کا اثر نہیں ہوتا تھا اور جب کوئی شخص اس کو پہنتا تھا بہت کشادہ ہوتا تھا۔ جب ابراہیمؑ کی وفات کا زمانہ قریب آیا جو بازوبند اُن کے پاس تھا اسحٰقؑ کو باندھ دیا اور اسحٰقؑ نے یعقوبؑ کو باندھا جب یوسفؑ پیدا ہوئے یعقوبؑ نے اُن کو دیا اور وہ اس کو ہر وقت اپنے پاس رکھتے تھے۔ یوسفؑ نے اسے پیراہن دیا اور کہا کہ میرا یہ پیراہن لے جاؤ اور میرے باپ کی آنکھوں پر رکھو، تاکہ وُہ بینا ہو جائیں اور تم لوگ مع پدر بزرگوار اور اپنے زن و فرزند کے ہمراہ میرے پاس آؤ۔ جب قافلہ مصر سے روانہ ہُوا تو یعقوبؑ نے فلسطین سے شام میں اس کی بُو سونگھی۔ یعقوبؑ نے کہا، بہ تحقیق کہ میں یوسفؑ کی بُو سونگھ رہا ہوں اگر تم لوگ یہ نہ کہو کہ زیادہ بڑھے ہو گئے ہیں اور ان کی عقل زائل ہو گئی ہے۔ اُن لوگوں نے جو یعقوبؑ کے پاس حاضر تھے، کہا خدا کی قسم آپ اپنی قدیم غلطی پر یوسفؑ کے انتظار میں ہیں۔ اس وقت جبرئیلؑ یعقوبؑ کے پاس آئے اور کہا، چاہتے ہو کہ تم کو کوئی دُعا تعلیم کروں کہ اسے جس وقت پڑھو گے تمہاری دونوں آنکھیں تم کو واپس مل جائیں گی، کہا ہاں، جبرئیلؑ نے کہا وہی پڑھو جو تمہارے باپ آدمؑ نے پڑھا تھا اور خدا نے ان کی توبہ قبول کی تھی، اور جو کچھ نوحؑ نے کہا تھا جس کے سبب سے ان کی کشتی جُودی پر ٹھہری تھی اور انہوں نے غرق ہونے سے نجات پائی اور جو کچھ تمہارے پدر ابراہیمؑ نے کہا تھا جس وقت کہ ان کو آگ میں ڈالا گیا اور ان کلمات کے ذریعہ سے خدا نے آگ کو ان پر سرد اور سلامت کیا۔ یعقوبؑ نے کہا، اے جبرئیلؑ بتاؤ وہ کلمات کیا ہیں؟ جبرئیلؑ نے کہا، کہو اے پروردگار میں تجھ سے

ترجمہ، اور پہلے یوسف بھی تمہارے پاس نشانیاں لے کر آئے تھے تو جو وہ لائے تھے اس سے تم ہمیشہ شک ہی میں رہے۔ یہاں تک کہ جب وہ فوت ہو گئے تو تم کہنے لگے کہ خدا اس کے بعد کبھی کوئی پیغمبر نہیں بھیجے گا۔ اسی طرح خدا اس شخص کو گمراہ کر دیتا ہے جو حد سے نکل جانے والا اور شک کرنے والا ہو ﴿۳۴﴾ سورۃ مومن

بحق محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ سوال کرتاہوں کہ یوسفؑ وبنیامین دونوں کو مجھ سے ملادے اور میری آنکھیں مجھے عطافرما۔ یعقوبؑ نے ابھی یہ دُعاتمام نہیں کی تھی کہ خوشخبری دینے والا آیا اور پیراہن یوسفؑ کوان کے چہرہ پر رکھااور وُہ بیناہوگئے۔ اس وقت حضرت نے کہاکہ میں تم سے نہ کہتا تھاکہ میں رحمت خدا کو جس قدر جانتاہوں تم نہیں جانتے۔ بھائیوں نے کہاکہ باباجان ہمارے لئے استغفار کیجئے یقیناً ہم لوگ خطاکار تھے کہااس کے بعد اپنے پروردگار سے تمہارے لئے استغفار کروں گا بہ تحقیق کہ وہ بخشنے والامہربان ہے۔ بس فرزندان یعقوبؑ نے اپنے اعمال کی بدی کااقرار کیااور توبہ کرکے دنیاسے سعادت مند گئے۔

بس یعقوبؑ نے کہاکہ آج ہی انتظام کرو اور روانہ ہوجاؤ، غرض بسرعت تمام یعقوبؑ اور یامیل یوسفؑ کی خالہ مصر کی جانب روانہ ہُوئے اور نوروز میں منازل طے کرکے مصرمیں داخل ہوئے تو یوسفؑ اپنے لشکر کے ساتھ سوار ہوکر اُن حضرت کے استقبال کو چلےاور جب وہ لوگ دربار میں پہنچے وہ پھر باپ کے گلے میں باہیں ڈالکر روئے اور چہرہ کو بوسہ دیا اور یعقوبؑ کو مع اپنی خالہ کے تخت بادشاہی پر بٹھایااور خود اپنے مکان میں داخل ہوئے اور اپنے جسم پر خوشبودار تیل ملااور سُرمہ لگایااور شاہانہ لباس پہنا پھراُن کے پاس آئے جب اُن لوگوں نے دیکھاسب اُن کی تعظیم اور سب کے سب سجدہ میں گرپڑے۔ ان لوگوں نے یوسفؑ کو سجدہ نہیں کیابلکہ ان کو سجدہ طاعت خدااور تحیّت یوسفؑ تھاجس طرح کہ ملائکہ کاسجدہ آدمؑ کے لئے اطاعت خدا تھا۔ پھر یعقوبؑ ان کے فرزندوں نے مع یوسفؑ کے سجدہ شکر کیاخداکے شکریہ کے لئے کہ ان لوگوں کوایک دُوسرے سے اس نے ملادیاکیااوراس وقت یوسفؑ نے کہااے پدر یہ تھی اس خواب کی تعبیر جومیں نے پہلے دیکھاتھا۔ خدانے میرے خواب کوسچ کردکھایااور مجھ پر

ترجمہ، جومیری اوراولادیعقوب کی میراث کامالک ہو۔اور(اے)میرے پروردگاراس کوخوش اطوار بنائیو(٦)

سورة مریم

احسان کیا کہ قید خانہ سے نجات بخشی اور آپ لوگوں کو قریہ سے میرے پاس تک پہنچا دیا۔ بہ تحقیق کہ میرا پروردگار صاحب لطف و احسان ہے اور جو کچھ وہ چاہتا ہے لطف و تدبیر کے ساتھ عمل میں لاتا ہے اور یقیناً وہ دانا اور حکیم ہے۔ پھر یعقوبؑ نے یوسفؑ سے کہا کہ اے پسر مجھ سے بیان کرو کہ تمہارے ساتھ بھائیوں نے کیا کیا جس وقت کہ تم کو میرے پاس سے لائے یوسفؑ نے کہا بابا جان مجھ کو اس امر سے معاف رکھیئے کہا اچھا تمام باتیں نہیں کہنا چاہتے ہو کچھ تو بیان کرو۔ کہا جس وقت مجھ کو کنویں کے پاس لے گئے اور کہا پیراہن کو اتارو۔ میں نے کہا بھائیو، خدا سے ڈرو اور مجھ کو برہنہ نہ کرو تو چاقو میرے سامنے کھینچ کر کہا کہ اگر کپڑے نہ اُتارو گے تو تم کو مار ڈالیں گے پس مجبُوراً میں نے کپڑے اُتارے اور ان لوگوں نے مجھ کو عُریاں کنویں میں ڈال دیا۔ جب یعقوبؑ نے یہ سُنا ایک نعرہ کیا اور بیہوش ہو گئے۔ پھر جب ہوش میں آئے کہا اے فرزند بیان کرو پھر کیا ہُوا کہا، بابا جان میں آپؑ کو ابراہیمؑ و اسحٰقؑ و یعقوبؑ کے خدا کی قسم دیتا ہوں کہ آپ مجھے اس امر سے مُعاف رکھیئے تو یعقوبؑ خاموش ہو گئے۔ ایک روایت کے مطابق جب یعقوبؑ اور باہم ملاقات ہوئی تو یعقوبؑ پیادہ ہو گئے لیکن یوسفؑ کو شوکت شاہی مانع ہوئی اور وہ پیادہ نہ ہوئے، ابھی گلے مل کر فارغ نہ ہوئے تھے کہ جبرئیلؑ، یوسفؑ پر نازل ہُوئے اور رب کی جانب سے عتاب آمیز خطاب لائے کہ اے یوسفؑ تمام جہاں کا مالک فرماتا ہے کہ ملک و بادشاہی تم کو میرے شائستہ صدیق بندہ کے لئے پیادہ ہونے سے مانع ہوئی اپنا ہاتھ کھولو جب ہاتھ بڑھایا اُن کے ہاتھ کی ہتھیلی سے اور ایک روایت کی بناء پر اُن کی انگلیوں کے درمیان سے ایک نور نکل گیا۔ یوسفؑ نے جبرئیلؑ سے پوچھا کہ یہ نور کیسا تھا۔ کہا یہ پیغمبری تھی خدا نے تمہارے صلب سے باہر کر دی اس سبب سے کہ تم اپنے باپ کی تعظیم کو نہیں اٹھے تو خدا نے نور پیغمبری کو یوسفؑ سے نکال لیا تھا۔ تاکہ ان کے

ترجمہ، اور کہنے لگے کہ اپنے معبودوں کو ہر گز نہ چھوڑنا اور ود اور سواع اور یغوث اور یعقوب اور نسر کو کبھی ترک نہ کرنا ﴿۲۳﴾ (پروردگار) انہوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے۔ تو تُو ان کو اور گمراہ کردے ﴿۲٤﴾

سورۃ نوح

فرزند پیغمبر نہ ہوں اور ان کے بھائی لادی کے فرزندوں میں پیغمبری قرار دی کیونکہ جب ان کے بھائیوں نے چاہا کہ یوسفؑ کو مار ڈالیں تو لاوی نے کہا کہ مارو نہیں بلکہ کنویں میں ڈال دو۔ اس کی جزا میں کہ یوسفؑ کے قتل میں مانع ہُوئے پیغمبری کو ان کے صلب میں قرار دیا اور اسی طرح جب برادران یوسفؑ بنیامین کے قید ہونے کے بعد چاہا کہ خدمت پدر میں واپس آئیں تو لاوی نے کہا کہ زمین مصر سے حرکت نہ کروں گا جب تک کہ میرے باپ اجازت نہ دیں یا خدا کوئی حکم میرے لئے فرمائے اور سب سے بہتر حکم کرنے والا وہی ہے خدا نے ان کی یہ بات بھی پسند کی اور اس کے بعد پیغمبری ان کی اولاد میں پھر دی اس لئے پیغمبر ان بنی اسرائیل سب کے سب لادی کے فرزندوں میں سے تھے۔ موسیٰؑ بھی ان ہی کے فرزندوں میں سے تھے یعنی موسیٰؑ پسر عمران پسر یصھر پسر فاہث پسر لادی ہے۔ (بعضوں نے ان احادیث کو تقیہ پر محمول کیا ہے چونکہ یہ عامہ کے طریقہ سے منقول ہیں اور ممکن ہے کہ آنحضرت کا پیادہ نہ ہونا نخوت اور تکبر کی راہ سے نہ رہا ہو بلکہ تدبیر و مصلحت ملک کے لئے ہو اور چونکہ یعقوبؑ کے حق کی رعایت کرنا مصلحت ملک و بادشاہی کی رعایت سے اولیٰ تھا پس ترک اولیٰ اور مکروہ فعل آنحضرت سے صادر ہو، اس سبب سے عتاب کے سزاوار ہوئے)۔ الغرض یعقوبؑ یوسفؑ کے پاس مصر پہنچنے کے بعد دو سال زندہ رہے اور جب یعقوبؑ عالم قدس کی جانب رحلت کر گئے یوسفؑ اُن کے جسد مبارک کو ایک تابوت میں رکھ کر شام لے گئے اور بیت المقدس میں دفن کیا۔ پھر یعقوبؑ کے بعد یوسفؑ حجت خدا ہوئے۔

یوسفؑ رسول اور پیغمبر تھے جیسا کہ خدا نے قرآن میں فرمایا ہے کہ مومن آل فرعون نے کہا

ترجمہ، اور ابرہیم نے اپنے بیٹوں کو اسی بات کی وصیت کی اور یعقوب نے بھی (اپنے فرزندوں سے یہی کہا) کہ بیٹا خدا نے تمہارے لیے یہی دین پسند فرمایا ہے تو مرنا ہے تو مسلمان ہی مرنا ﴿۱۳۲﴾ بھلا جس وقت یعقوب وفات پانے لگے تو تم اس وقت موجود تھے، جب انہوں نے اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ میرے بعد تم کس کی عبادت کروگے، تو انہوں نے کہا کہ آپ کے معبود اور آپ کے باپ دادا ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق کے معبود کی عبادت کریں گے جو معبود یکتا ہے اور ہم اُسی کے حکم بردار ہیں ﴿۱۳۳﴾ سورة البقرة

یوسفؑ تمہارے پاس روشن دلیلوں اور معجزات کے ساتھ آئے اور تم برابر اُن کی پیغمبری میں شک کرتے رہے یہاں تک کہ جب اُن کی وفات ہوئی تم لوگوں نے کہا کہ اُن کے بعد خدا کوئی رسول نہ بھیجے گا۔

روایت ہے کہ قحط کے زمانہ میں عزیز مصر کا انتقال ہو گیا اور زلیخا محتاج ہو گئیں اس حد تک کہ لوگوں سے سوال کرتی تھیں۔ جب یوسفؑ بادشاہ ہوئے اور ان کو لوگ عزیز مصر کہتے تھے۔ ایک بار لوگوں نے زلیخا سے کہا کہ عزیز کے راستہ پر بیٹھ جاؤ یا یوسفؑ کے پاس جاؤ کیونکہ اب وہ عزیز مصر ہیں اور شاید وہ تم پر رحم کریں کہا میں ان سے خجل ہوں، لیکن بعض لوگوں نے کہا کہ ان کے پاس جاؤ گی تو خوف ہے کہ وہ تم کو تکلیف پہنچائیں جو ان تکالیف کے عوض میں ہو تم نے اُن کو پہنچائی ہیں۔ زلیخا نے کہا میں اس شخص سے نہیں ڈرتی جو خدا سے ڈرتا ہے پھر جب لوگوں نے اصرار کیا تو وُہ یوسفؑ کے راستہ پر بیٹھیں جب آنحضرت کو کنبہ شاہی کے ساتھ ادھر سے گذرے تو دیکھا کہ وہ ایک کھنڈر پر بیٹھی تھیں۔ جب زلیخا نے اسباب سلطنت اور آنحضرت کی شوکت مشاہدہ کی تو اٹھیں اور کہا، حمد و پاک اس خدا کے لئے زیبا ہے جو بادشاہوں کو ان کے گناہوں کے سبب سے غلام بنا دیتا ہے اور غلاموں کو اپنی اطاعت کی وجہ سے بادشاہ بنا دیتا ہے۔ میں محتاج ہو گئی مجھے کچھ صدقہ دیجئے۔ یوسفؑ نے کہا، خدا کی نعمت کو حقیر سمجھنا اور اس کا کفران کرنا اس کیلئے ہمیشہ کی رکاوٹ پیدا کر دیتا ہے۔ لہٰذا خدا کی جانب بازگشت کرو تاکہ تمہارے گناہ کے دھبّہ کو آب توبہ سے دھودے، بہ تحقیق دُعا کی مقبولیّت کا محل اور اس کے لئے دلوں کی پاکیزگی اور اعمال کی نیکی اور صفائی کی شرط ہے۔ زلیخا نے کہا ابھی توبہ دانابت اور گذشتہ غلطیوں کے تدارک سے فراغت نہیں پائی ہے اور خدا سے شرم کرتی ہوں کہ عفو کے مقام میں آؤں اور اس ذات مقدس سے طلب رحمت کروں حالانکہ ابھی آنسو نہیں بہے ہیں۔ اور دل سے اپنی ندامت کے حق کی ادائیگی نہیں ہُوئی ہے اور اطاعت کے ظرف میں نرم نہیں آئی ہے۔ یوسفؑ نے کہا،

توبہ کرو اور اس کے شرائط میں پھر کوشش اور اہتمام کرو۔ کیونکہ راہ عمل کھلی ہوئی ہے اور دُعا کا تیر قبولیت کے نشانہ پر پہنچتا ہے قبل اس کے کہ عمر کے ایّام اور گھڑیاں ختم ہوں اور حیات کی مُدت تمام ہو۔ زلیخا نے کہا میرا ابھی یہی عقیدہ ہے۔ پھر یوسفؑ نے فرمایا کہ گائے کی کھال سونے سے بھر کر ان کو دے دی جائے۔ زلیخا نے کہا کہ روزی یقیناً خدا کی جانب سے مقرر ہے اور پہنچتی ہے میں روزی کی زیادتی اور راحت و عیش زندگانی کو نہیں چاہتی۔ جب تک کہ خدا کے غضب میں گرفتار ہوں۔ اس وقت زلیخا بہت ضعیف ہوگئی تھیں اور یوسفؑ نے پوچھا کہ کیا تم زلیخا ہو؟ یوسفؑ کے بعض فرزندوں نے کہا کہ یہ عورت کون ہے جس کے لئے ہمارا جگر پارہ پارہ ہو گیا اور دل نرم ہو گیا ، فرمایا کہ یہ راحت و شادمانی کی دایہ ہے جو اب دام انتقام الٰہی میں گرفتار ہے۔ پھر حکم دیا واپس چلو کہ میں تم کو غنی کردوں گا اور ایک لاکھ درہم ان کے لئے بھیجا۔ پھر لوگ ان کو حضرت کے دولت کدہ پر لے گئے تو یوسفؑ نے ان سے کہا کہ کیا تم نے میرے ساتھ ایسا نہیں کیا، کہا اے پیغمبر خدا مجھ کو ملامت نہ کیجئے کیونکہ میں تین بلاؤں میں مبتلا تھی جن میں کوئی شخص مبتلا نہیں ہوا تھا۔ پوچھا وہ کیا، کہا تمہاری محبت میں مبتلا تھی اور خدا نے دُنیا میں تمہاری نظیر نہیں خلق کی ہے اور حُسن و جمال میں مبتلا تھی ایسی کہ مصر میں مجھ سے زیادہ کوئی مقبول عورت نہ تھی اور کسی کے پاس مجھ سے زیادہ دولت نہ تھی اور میرا شوہر نامرد تھا۔ پھر یوسفؑ نے ان سے کہا کہ کیا حاجت رکھتی ہو کہا چاہتی ہوں کہ آپ دُعا کیجئے کہ خدا میری جوانی واپس کردے۔ یوسفؑ نے دُعا کی اور خدا نے ان کو جوان کر دیا۔ یوسفؑ نے ان سے عقد کیا اور جب ان سے ہم بستر ہوئے ان کو باکرہ پایا پوچھا تم باکرہ کیونکہ رہ گئیں حالانکہ مُدتوں شوہر کے ساتھ بسر کی، اور کیا یہ اُس سے بہتر اور مستحسن نہیں ہے جو تم حرام کے طور پر چاہتی تھیں۔ زلیخا نے کہا میں آپ کے بارے میں چار باتوں میں مبتلا تھی ، اوّل، میں اپنے ہمعصروں میں سب سے زیادہ حسین تھی۔ دوم، آپؑ اپنے زمانہ کے لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت تھے۔ سوئم، میں باکرہ تھی اور چار، میرا شوہر نامرد تھا۔ یوسفؑ نے کہا

تمہارا کیا حال ہوتا اگر اُس پیغمبر کو دیکھتیں جو آخر زمانے میں مبعوث ہوگا، جن کا اسم مبارک محمدؐ ہے اور وہ مجھ سے بہت زیادہ خوبصورت بہت زیادہ خوشخواور بہت زیادہ سخی ہوں گے زلیخانے کہا تم سچ کہتے ہو۔ یوسفؑ نے کہا کیونکر معلوم ہُوا کہ میں سچ کہتا ہوں کہا اس لئے کہ جب تم نے اُن کا نام لیا تو ان کی محبت میرے دل میں قائم ہوگئی۔ اُس وقت خدانے یوسفؑ کو وحی کی زلیخا سچ کہتی ہے میں بھی اب اُس کو دوست رکھتا ہوں اُس سبب سے کہ اُس نے میرے حبیب محمدؐ کو دوست رکھا اور یوسفؑ کو حکم دیا کہ اُن سے عقد کریں۔ ایک روایت کے مطابق یوسفؑ نے اپنے زمانہ کی ایک بہت حسین عورت کی خواستگاری کی تو اُس نے انکار کیا اور کہا میرے بادشاہ کا غلام مجھ سے عقد کرنا چاہتا ہے۔ حضرتؑ نے اُس کے باپ سے خواستگاری کی اُس نے کہا کہ اُسی کو اختیار ہے۔ پس حضرتؑ نے درگاہ باری میں دُعا کی اور گریہ فرما کر اُس کو طلب کیا۔ خدانے وحی فرمائی کہ میں نے اُس کو تم سے تجویز کیا۔ پھر یوسفؑ نے اُن لوگوں کے پاس قاصد بھیجا اور کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ تمہاری ملاقات کو آؤں اُن لوگوں نے کہا کہ آؤ۔ جب یوسفؑ اُس عورت کے مکان میں داخل ہُوئے آپ کے آفتاب جمال کے نور سے وُہ مکان روشن ہوگیا۔ اُس عورت نے کہا یہ انسان نہیں بلکہ فرشتہ گرامی ہے۔ یوسفؑ نے پانی طلب کیا اُس عورت نے سبقت کی اور پانی کا کلاس لائی جب حضرتؑ نے پانی پی لیا اُس نے گلاس لے کر انتہائی شوق کے ساتھ اپنے مُنہ سے لگالیا۔ یوسفؑ نے کہا صبر کر اور بیتاب نہ ہو کہ تیرا مطلب حاصل ہوتا ہے پھر اُس کے ساتھ عقد کیا۔ بادشاہ نے بھی ایک راحیل نامی عورت سے یوسفؑ کا عقد کروایا تھا جس سے افرائیم اور یشائیم پیدا ہوئے۔

منقول ہے کہ ایک شخص قوم عاد سے فرعون کے زمانہ تک زندہ رہا، (مصر میں بادشاہوں کو فرعون کہا جاتا تھا)۔ یوسفؑ کے زمانہ میں لوگ اُس کو بہت تکلیف پہنچاتے تھے اور اس کو پتھر مارتے تھے وہ فرعون کے پاس آیا اور کہا کہ مجھ کو لوگوں کے شر سے امان دے تو میں تعجب خیز خبریں جو دُنیا میں نے مشاہدہ کی ہیں تجھ سے بیان کروں اور سچ کہوں گا۔ فرعون نے اُس

کوامان دی اور اپنا مقرب بنایا۔ وہ اُس کے دربار میں گذشتہ واقعات بیان کیا کرتا تھا۔ فرعون کو اُس کی صداقت پر بہت اطمینان ہو گیا۔ اُس نے یوسفؑ سے بھی کوئی جھوٹ نہیں سُنا اور نہ اُس عادی مرد کی کوئی جھوٹی بات معلوم ہوئی۔ ایک روز فرعون نے یوسفؑ سے کہا کہ آیا کسی شخص کو جانتے ہو جو تم سے بہتر ہو فرمایا ہاں میرے پدر یعقوبؑ مجھ سے بہتر ہیں پھر جب یعقوبؑ فرعون کے دربار میں داخل ہوئے اور اس کو شاہی آداب کے ساتھ سلام کیا تو فرعون نے اُن کی بڑی عزّت کی اور اپنے پاس طلب کیا اُن کو یوسفؑ سے بھی زیادہ معزز کیا۔ پھر یعقوبؑ سے دریافت کیا کہ آپ کی کیا عمر ہے۔ فرمایا ایک سو بیس سال، عادی نے کہا غلط کہتے ہیں یعقوبؑ خاموش رہے لیکن فرعون کو اُس کی یہ بات سخت ناگوار گذری پھر اُس نے یعقوبؑ سے پُوچھا اے شیخ آپ کی کتنی عمر ہُوئی فرمایا کہ ایک سو بیس سال عادی نے کہا جھوٹ کہتے ہیں۔ یعقوبؑ نے فرمایا خداوندا اگر یہ شخص جھوٹ کہتا ہے تو اس کی داڑھی اُس کے سینہ پر گر جائے اُسی وقت عادی کی تمام ریش اُس کے سینہ پر گر گئی۔ فرعون کو سخت خوف ہوا اُس نے یعقوبؑ سے کہا کہ میں نے جس شخص کو امان دی ہے اُس پر آپ نے نفرین کی۔ چاہتا ہوں کہ دُعا کیجئے کہ آپ کا خدا اُس کی ریش اُسے پھر عطا فرمائیے۔ یعقوبؑ نے دُعا کی اور اُس کی داڑھی پھر بدستور ہو گئی۔ عادی نے کہا کہ میں نے اس مرد کو ابراہیمؑ خلیل الرّحمٰن کے ساتھ فلاں زمانہ میں دیکھا تھا جسے ایک سو بیس سال سے زیادہ عرصہ ہُوا۔ یعقوبؑ نے فرمایا کہ جس کو تو نے دیکھا تھا وُہ میں نہ تھا بلکہ اسحٰقؑ تھے اُس نے کہا تم کون ہو فرمایا میں یعقوبؑ پسر اسحٰقؑ پسر ابراہیمؑ ہوں عادی نے کہا سچ کہتے ہو میں نے اسحٰقؑ کو دیکھا تھا۔ فرعون نے کہا تم دونوں سچ کہتے ہو۔

(نوٹ: بقیہ انبیاء کے حالات زندگی اگلی جلدوں میں ملاحظ فرمائیں۔)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر ابو جعفر ولد علی محمد، کنیز سیدہ بنت علی سجاد، حسن جعفر ولد ابو جعفر اور تمام مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہداء ملت، لاوارث مرحومین خصوصاً میرے اباؤ و اجداد کی روح کو بخش دیں۔ شکریہ

page is left blank intentionally